WED.18.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 268
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 18 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 268
۰۷ جمادی الآخر 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

’الیکشن کمیشن کو قانون کی پوری طاقت کا سامنا کرنا پڑے گا‘

ایس آئی آر معاملہ پر کانگریس نے اختیار کیا سخت رویہ

دہلی: ۱۷ نومبر (ایجنسی): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور انڈیا بلاک کے 12 دیگر لیڈران نے سپریم کورٹ میں ایک عرضی داخل کی ہے، جس میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار سے 48 سوالات پوچھنے کی اجازت طلب کی گئی ہے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک تفصیلی پوسٹ جاری کی ہے، جس میں الیکشن کمیشن کے فیصلوں میں موجود تضادات کی طرف نشاندہی کی گئی ہے۔ انھوں نے کچھ اہم نکات پیش کرتے ہوئے متنبہ بھی کیا ہے کہ الیکشن کمیشن کو قانون کی پوری طاقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں پون کھیڑا نے لکھا ہے کہ ”حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور انڈیا بلاک کے 12 دیگر لیڈران نے سپریم کورٹ میں ایک درخواست دائر کرتے ہوئے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار، الیکشن کمشنروں سکھبیر سنگھ سندھو اور ویک جوشی سمیت الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کے دیگر عہدیداروں سے الیکٹورل لسٹ کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے طریقہ کار سے متعلق 48 مخصوص سوالات کے جواب طلب کیے ہیں۔“ ساتھ ہی انھوں نے بتایا کہ ”یہ سوالات الیکشن کمیشن نومبر کو داخل کیے گئے حلف ناموں میں دعویٰ کیا کہ ایس آئی آر سے متعلق فیصلے متفقہ طور پر کیے گئے تھے۔“ یہ نکات پیش کرنے کے بعد وہ سوال کرتے ہیں کہ ”یہ فیصلے آخر کب، کیسے اور کس نے کیے تھے؟“ پون کھیڑا کا کہنا ہے کہ اب تک الیکشن کمیشن نے ان فیصلوں کی منظوری کے عمل کو ثابت کرنے کے لیے کوئی دستاویزی ثبوت پیش نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپوزیشن کی درخواست میں سپریم کورٹ کے ضابطوں کے ”آرڈر نچم، قاعدہ 1“ کا حوالہ دیتے ہوئے کچھ اہم سوالات کے باضابطہ جوابات طلب کیے گئے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے یہ بھی بتایا کہ مطلوبہ معلومات خود الیکشن کمیشن کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔ ان معلومات کو روکنے کا مطلب یہ ہوگا کہ سپریم کورٹ کو آئینی اہمیت کے حامل انتہائی اہم سوالات پر فیصلہ کرتے وقت اہم شواہد تک رسائی حاصل نہیں ہوگی۔ پون کھیڑا کا کہنا ہے کہ ”یہ معاملہ صرف ایس آئی آر کے طریقہ کار تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق الیکشن کمیشن کی ادارہ جاتی جوابدہی، خود مختاری اور ساکھ جیسے بنیادی امور سے ہے۔ اور کمیشن کو قانون کی پوری طاقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔“



”مجھے سنے بغیر دوسری بار حکم جاری کیا گیا“

”مجھے اب بھی یقین نہیں آرہا۔۔۔ مجھے بلائے بغیر اور میرا موقف سنے بغیر حکم جاری کر دیا گیا“ عدالت عالیہ کے ذریعہ مجرموں کو ضمانت دیے جانے پر چھلکے بلقیس بانو کے آنسو



نئی دہلی: ۱۷ نومبر (ایجنسی) بلقیس بانو نے سپریم کورٹ کی جانب سے 28 اکتوبر کو 2002 کے گجرات فسادات کے دوران ان کی اجتماعی عصمت دری اور ان کے خاندان کے 14 افراد کے قتل کے معاملے میں سزا یافتہ 11 مجرموں میں سے دو کو ضمانت دیے جانے پر شدید صدمے کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسری بار ایسا ہوا ہے کہ سپریم کورٹ نے انہیں اطلاع دیے بغیر اور ان کا موقف سنے بغیر حکم جاری کر دیا۔ بلقیس بانو نے اس فیصلے کے بارے میں انہیں پریس رپورٹس کے ذریعے اطلاع ملنے پر بھی حیرت ظاہر کی۔ پیر کو اپنے وکیل اور سینئر ایڈووکیٹ شوبھا گپتا کے توسط سے جاری ایک بیان میں بلقیس بانو نے کہا کہ ان کے یہ الفاظ درد، صدمے اور بے یقینی کے تازہ آنسوؤں کے ساتھ سامنے آرہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ عدالت نے انہیں نوٹس جاری کیے بغیر مجرموں کو راحت کیسے دے دی۔ بلقیس بانو نے اپنے بیان میں کہا: ”مجھے اب بھی یقین نہیں آرہا کہ ایک بار پھر، دوسری مرتبہ سپریم کورٹ نے مجھے بلائے بغیر اور میری بات سنے بغیر حکم جاری کر دیا۔ مجھے اس کی اطلاع پریس رپورٹس سے ملی۔“ انہوں نے یاد دلایا کہ 2002 کے تشدد کے وقت ان کی عمر محض 19 سال تھی۔ اس دوران ان کی تین سالہ بیٹی صالحہ اور خاندان کے کئی افراد کو قتل کر دیا گیا تھا۔ بلقیس بانو کے مطابق انہوں نے انصاف کے لیے 24 برس تک مسلسل جدوجہد کی ہے اور اس لڑائی میں ملک بھر کے لاکھوں لوگوں کی حمایت انہیں حاصل رہی۔ بلقیس بانو نے کہا کہ عدالتی لڑائی میں مسلسل کامیابیوں کے بعد انہوں نے آہستہ آہستہ اپنی زندگی دوبارہ سنبھالی اور عدلیہ پر اعتماد بحال کیا تھا، لیکن تازہ حکم نے ان کے اندر پہلے سے موجود خوف اور بے چینی کو پھر زندہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ”آج مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں وہ انصاف کھو رہی ہوں جس کے لیے میں نے اتنی طویل جدوجہد کی۔ پرانے خوف دوبارہ لوٹ رہے ہیں۔ مجھے ایک بار پھر اپنے لیے، اپنے خاندان اور اپنے بچوں کے لیے ڈر لگ رہا ہے۔ مجھے یہ خوف بھی ہے کہ کہیں انصاف پر میرا اعتماد پھر ختم نہ ہو جائے۔“ انہوں نے سوال اٹھایا کہ عدالت نے ان افراد کی سزا کیسے معطل کر دی جنہوں نے ان کے ساتھ یہ ظلم کیا تھا اور اس پورے عمل میں انہیں اطلاع دینے یا عدالت میں اپنا موقف پیش کرنے کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔ بلقیس بانو نے واضح کیا کہ وہ اس ضمانت کے حکم کے خلاف لڑائی جاری رکھیں گی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے بچوں، اپنی تین سالہ بیٹی صالحہ کی یاد اور ملک بھر کی خواتین کے لیے یہ جدوجہد کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا: ”میں اس حکم کو چیلنج کروں گی۔ مجھے ایسا کرنا ہی ہوگا۔ میں یہ اپنے بچوں کے لیے کر رہی ہوں، جو اس خوف اور زخم کے سائے میں پوری زندگی گزارنے کے مستحق نہیں ہیں۔ میں اپنی تین سالہ صالحہ کے لیے ایسا کر رہی ہوں، جسے زندہ رہنے کا حق تھا اور جس کی یاد انصاف کا تقاضا کرتی ہے۔ میں یہ ملک کی تمام خواتین کے لیے کر رہی ہوں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ کسی بھی خاتون، متاثرہ فرد یا شہری کو اپنی شناخت اور مساوات کے حق کے لیے اس طرح مسلسل آزمائش سے نہیں گزرنا چاہیے اور زندگی بھر انصاف کی جدوجہد پر مجبور نہیں ہونا چاہیے۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے 16 نومبر کو بلقیس بانو اجتماعی عصمت دری اور قتل معاملے کے دو مجرموں کو ضمانت دے دی تھی اور ان کی عمر قید کی سزا معطل کر دی تھی۔ عدالت نے اس فیصلے میں اس بات کو مدنظر رکھا کہ دونوں 17 سال سے زیادہ عرصہ جیل میں گزار چکے ہیں اور ان میں سے ایک شدید جسمانی معذوری کا شکار ہے۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پرسنا بی ورالے پر مشتمل بنچ نے 28 اکتوبر کو ان کی اپیلوں پر سماعت کرتے ہوئے یہ حکم جاری کیا تھا۔ یہ اپیلیں بامبے ہائی کورٹ کے 2017 کے اس فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھیں جس میں ان کی سزا اور عمر قید کی توثیق کی گئی تھی۔ یہ دونوں ان 11 مجرموں میں شامل تھے جنہیں گجرات حکومت نے اگست 2022 میں قبل از وقت رہا کیا تھا۔ تاہم سپریم کورٹ نے جنوری 2024 میں ان کی رہائی کا فیصلہ منسوخ کر دیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ اپیلوں میں ایسے حقائق اور قانونی سوالات شامل ہیں جن پر مزید غور و خوض ضروری ہے۔

سعودی عرب نے اپنے فوجی کمانڈر کو کیا برخاست

ریاض: ۱۷ نومبر (ایجنسی): سعودی عرب نے حوثیوں کے ساتھ جاری تنازعہ کے درمیان اپنے فوجی کمانڈر کو برخاست کر دیا ہے۔ پیر کے روز سعودی عرب نے یمن میں حوثی باغیوں کے خلاف لڑنے والے اتحاد کے کمانڈر کو تبدیل کرنے والا یہ قدم اٹھایا۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں لیا گیا ہے، جب سعودی عرب کی حمایت یافتہ یمنی حکومت کی فوج کو حوثیوں کے خلاف جنگ میں کئی علاقوں سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھنے کے بعد یمن میں رک چکی جنگ ایک بار پھر تیز ہوگئی ہے۔ اکتوبر میں جوابی حملے کے دوران اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے بعد یمن کی حکومت نے اتوار کے روز ہی آبنائے باب المندب کے قریبی علاقوں سے پیچھے ہٹنے کی بات کہی تھی۔ اس کے بعد ہی سعودی عرب نے فوجی کمان میں تبدیلی کی ہے۔ سعودی عرب کے سرکاری میڈیا کے مطابق موجودہ کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل فہد بن حمد السلمان کو وزیر دفاع کے فوجی امور کا مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ جبکہ چیف آف جنرل اسٹاف فیاض الرویلی کو مشترکہ افواج کی کمان کی اضافی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ 2 مغربی سفارت کاروں نے اس تبدیلی کو یمن کے جنگی علاقے میں بدلتے ہوئے حالات اور حوثی باغیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے جوڑا ہے۔ حالانکہ سعودی حکومت کے میڈیا دفتر نے اس معاملے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ یمن میں ایک بار پھر کشیدگی بڑھنے کے بعد سے حوثی باغی سعودی عرب کے ہوائی اڈوں اور تیل کے تنصیبی مراکز کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ ان ٹھکانوں پر بیلسٹک میزائلوں اور ڈرونز سے حملے کیے جا رہے ہیں۔ وہیں یمن میں حوثیوں کی پیش قدمی اور سعودی عرب کے ساتھ بحیرہ احمر میں بحری جہازوں پر ہو رہے حملوں نے علاقائی کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں ایران کی پوزیشن بھی مضبوط ہوئی ہے۔ یمن کے عدن شہر میں سیکورٹی انتظامات سخت کیے گئے ہیں۔ یہاں سرکاری سیکورٹی فورسز نے کئی نئی چوکیاں بنائی ہیں اور لوگوں کی شناخت کی جانچ کی جا رہی ہے۔

فرضی برتھ سرٹیفکیٹ معاملہ: اعظم خان کو سپریم کورٹ سے راحت، یوپی حکومت کی اپیل خارج



دہلی: ۱۷ نومبر (ایجنسی): فرضی برتھ سرٹیفکیٹ معاملہ میں سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان کو الہ آباد ہائی کورٹ سے ملی راحت برقرار رہے گی۔ سپریم کورٹ نے منگل (17 نومبر) کو الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج دینے والی اتر پردیش حکومت کی اپیل خارج کر دی ہے۔ دراصل ہائی کورٹ نے اس معاملے میں اعظم خان کی سزا پر روک لگا دی تھی۔ یوپی حکومت نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا، لیکن عدالت عظمیٰ نے الہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ غور طلب ہے کہ اسمبلی انتخاب 2017 میں اعظم خان کے بیٹے عبداللہ اعظم سوار سے رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ حریف امیدوار نواب کاظم علی خان عرف نادیہ میاں اور بعد میں بی جے پی لیڈر آکاش سکسینہ نے فرضی برتھ سرٹیفکیٹ پر انتخاب لڑنے کی شکایت کی تھی۔ اس پر ہائی کورٹ نے عبداللہ اعظم کا انتخاب منسوخ کر دیا تھا۔ سپریم کورٹ سے بھی انہیں راحت نہیں ملی تھی۔ واضح رہے کہ عبداللہ اعظم کے تعلیمی سرٹیفکیٹ میں ان کی تاریخ پیدائش یکم جنوری 1993 جبکہ لکھنؤ میونسپل کارپوریشن سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ میں 30 ستمبر 1990 درج ہے۔ اعظم خان، ان کی اہلیہ تنزین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم کے خلاف فرضی برتھ سرٹیفکیٹ تیار کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ قینوں کو رامپور ایم پی-ایم ایل اے کی خصوصی عدالت نے فرضی برتھ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے معاملے میں 7-7 سال قید کی سزا سنائی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مئی 2024 میں الہ آباد ہائی کورٹ نے اعظم خان کی سزا پر روک لگا دی تھی۔ حالانکہ ان کی اہلیہ تنزین فاطمہ اور بیٹے عبداللہ اعظم کی سزا پر روک لگانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس حکم کو لے کر اتر پردیش حکومت نے اعظم خان کو ملی راحت کے خلاف اپیل کی تھی۔

مہاراشٹرا: محکمہ جنگلات نے اڈانی کو دیا زوردار جھٹکا

ستارا میں 1500 میگاواٹ کے ترالی پروجیکٹ پر پابندی



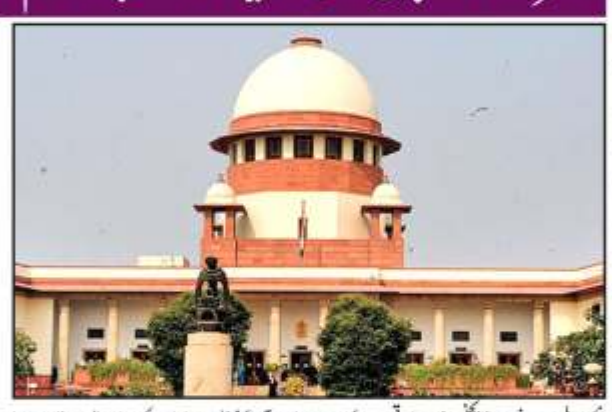
ممبئی: ۱۷ نومبر (ایجنسی): مہاراشٹر کے محکمہ جنگلات نے ستارا ضلع کے پاٹن تعلقہ میں اڈانی گرین انرجی لمیٹڈ کے 1500 میگاواٹ والے ترالی پمپ اسٹوریج پروجیکٹ (پی ایس پی) کا کام فوری اثر سے روک دیا ہے۔ محکمہ کا کہنا ہے کہ نیشنل بورڈ فار واٹلڈ لائف (این بی ڈبلیو ایل) کی ضروری منظوری کے بغیر ہی پروجیکٹ کی تعمیر کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ محکمہ جنگلات نے 13 نومبر کو یہ حکم جاری کیا ہے۔ چند روز قبل ہی اخبارات میں یہ خبریں آئی تھیں کہ پروجیکٹ کا تخمینہ 5675 کروڑ روپے سے کم کر کے 75.56 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ پاٹن کے رینج فاریسٹ آفیسر آر ایس غلاوڑے نے اڈانی گرین انرجی لمیٹڈ کے پروجیکٹ نمائندے کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جانچ کے دوران یہ انکشاف ہوا ہے کہ این بی ڈبلیو ایل کی اجازت کے بغیر پروجیکٹ کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ محکمہ جنگلات نے کمپنی کو بھی ضروری پیشگی منظوری ملنے تک تعمیراتی کام فوری طور پر بند کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی 3 دنوں کے اندر تحریری جواب، پروجیکٹ سے متعلق سبھی قانونی منظوری کے خطوط، نقشے اور درختوں کی کٹائی کی اجازت سے متعلق دستاویزات طلب کی ہیں۔ تسلی بخش جواب نہ ملنے پر جنگلات کے قوانین کے تحت کارروائی کرنے کی وارننگ بھی دی گئی ہے۔ ترالی پمپ اسٹوریج پروجیکٹ کے تخمینے سے متعلق نئی سنگین سوالات اٹھے ہیں۔ فروری 2025 میں مرکزی وزارت ماحولیات کی دستاویزات میں اس کا تخمینہ 5675 کروڑ روپے درج تھا، لیکن اڈانی گرین انرجی نے 8 ستمبر 2026 کو دیے گئے نوٹری شدہ حلف نامے میں تخمینہ 75.56 کروڑ روپے بتانے کی درخواست کی۔ اس کی وجہ سے سیاوادی ٹائیگر ریزرو کے تحفظ کے لیے تجویز کردہ 4 فیصد قم 227 کروڑ روپے سے گھٹ کر تقریباً 27.2 کروڑ روپے رہ گئی۔ کمپنی نے نظر ثانی شدہ قم کی بنیاد پر صرف 75.56 لاکھ روپے جمع کرائے۔ قابل ذکر ہے کہ اڈانی گروپ نے تخمینہ کم کر کے قانونی واجبات گھٹانے کے الزامات کو گمراہ کن قرار دیا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ 75.56 کروڑ روپے کا اعداد و شمار صرف ابتدائی مقام کے سروے اور جانچ سے متعلق اخراجات کا ہے، جبکہ پروجیکٹ کی کل لاگت 5675 کروڑ روپے ہی ہے۔ کمپنی نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ پروجیکٹ نجی، غیر جنگلاتی زمین پر ہے اور کویانا واٹلڈ لائف سینکچری سے 2.3 کلومیٹر دور واقع ہے۔

بی جے پی اور آر ایس ایس کے حامیوں کے ذہنوں میں خوف، غصہ اور نفرت کا جال: راہل گاندھی



دہلی: ۱۷ نومبر (ایجنسی): کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے حامیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ذہنوں میں خوف، غصہ اور نفرت نے ایسا جال بن دیا ہے جو انہیں محبت کا احساس کرنے اور اس کا اظہار کرنے سے روکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ’سچے ہندو‘ کی حیثیت سے ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو اس جال سے آزاد کرائیں، تاکہ وہ بھی اپنی زندگی میں محبت اور اپنائیت کی خوب صورتی اور خوشی محسوس کر سکیں۔ راہل گاندھی نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں یہ بات کہی۔ اس کے ساتھ انہوں نے بھگوان شیو اور دیوی پاروتی کی اوما مہیشور شکل کی تصویر بھی شیئر کی۔ ان کی یہ پوسٹ ایسے وقت سامنے آئی ہے جب ان کی والدہ اور کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی کی کتاب کی رسم اجرا کی تقریب کے دوران کیے گئے بعض تبصروں پر بی جے پی اور آر ایس ایس کے حامی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں یہ لکھا: ”خوف، غصہ اور نفرت نے بی جے پی اور آر ایس ایس کے حامیوں کے دلوں میں ایک ایسا جال بن دیا ہے جو انہیں محبت کا احساس کرنے اور اس کا اظہار کرنے سے روکتا ہے۔“ انہوں نے مزید کہا: ”ایک سچے ہندو کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں انہیں اس جال سے آزاد کراؤں، تاکہ وہ بھی اپنی زندگی میں محبت اور اپنائیت کی غیر معمولی خوب صورتی اور خوشی کا تجربہ کر سکیں۔“ انہوں نے اپنی پوسٹ کے اختتام پر ’ستیم، شیوم، سندرم‘ کے الفاظ بھی تحریر کیے۔ دوسری جانب کانگریس نے بھی اس معاملے پر بی جے پی اور آر ایس ایس کے حامیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ پارٹی نے کہا کہ محبت کی بات سن کر بی جے پی اور آر ایس ایس کے حامی مشتعل ہو رہے ہیں اور نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ کانگریس نے اپنے بیان میں شیو پاروتی اور لکشمی نرسمہا کی مذہبی تمثیلوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سچا ہندو ان شکلوں کی پوجا کرتا ہے جہاں دیوی، دیوتا کی شریک حیات، ساتھی اور ان کے برابر ہوتی ہیں۔ پارٹی نے کہا کہ مذہب انسان کو محبت کا درس دیتا ہے اور بھگوان محبت کے علم بردار ہیں۔ کانگریس نے دعا کی کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے حامیوں کے دلوں میں بھی محبت کا بندھ پیدا ہو اور وہ اس خوب صورت احساس کو سمجھ سکیں۔

سینئر رہنما کو زبان میں احتیاط کا مطلب معلوم ہونا چاہیے: سپریم کورٹ

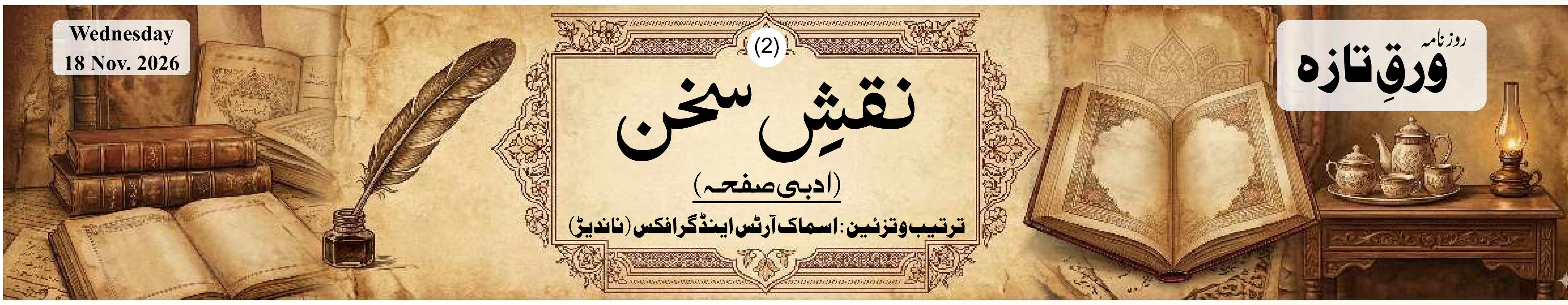


نئی دہلی: ۱۷ نومبر (ایجنسی): بھارتی سپریم کورٹ نے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) جسٹس سوریہ کانت اور عدلیہ کے خلاف تبصروں سے متعلق فوجداری توہین عدالت کے معاملے میں عدالت کے سامنے پیش ہونے والے شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت سے منگل کے روز کہا کہ ایک سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ”زبان میں احتیاط اور اعتدال“ کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ جسٹس اروند کمار اور جسٹس ویپل ایم پنچولی پر مشتمل بنچ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن (ایس سی بی اے) کی جانب سے دائر توہین عدالت کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ جسٹس کمار نے کہا: ”آپ نے معافی مانگی ہے، لیکن اس سطح کے معاملے میں معافی ذہن سے نہیں بلکہ دل سے آنی چاہیے۔“ انہوں نے سنجے راوت سے مخاطب ہو کر کہا: ”راوت جی، آپ ایک تجربہ کار رہنما ہیں۔ ہم وکالت کے زمانے سے ہی آپ کی تقریریں سنتے آرہے ہیں۔ آپ ایک سینئر رکن پارلیمنٹ ہیں اور خود بھی صحافت سے وابستہ رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ زبان میں احتیاط کا کیا مطلب ہوتا ہے۔“ سماعت کے دوران سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اور سینئر وکیل پردیپ رائے نے عدالت کو بتایا کہ اگرچہ سنجے راوت نے اپنے تبصروں پر معافی مانگ لی ہے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے سپریم کورٹ کے خلاف سوشل میڈیا پر پوسٹس شیئر کی ہیں۔ عدالت کو بتایا گیا کہ راوت نے مظاہرین کی جانب سے الہ آباد کی سپریم کورٹ میں آگ لگائے جانے کی ایک تصویر بھی شیئر کی تھی۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے 16 اکتوبر کو چیف جسٹس اور عدلیہ کے بارے میں کیے گئے تبصروں پر سنجے راوت اور صحافی نکھل واگلے کو فوجداری توہین عدالت کی کارروائی کے تحت وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیے تھے۔ منگل کو سماعت کے دوران نکھل واگلے کی جانب سے پیش ہونے والی سینئر وکیل اندرا جے سنگھو نے موقف اختیار کیا کہ صحافی نے متنازع سوشل میڈیا پوسٹ حذف کر دی ہے اور اس معاملے میں غیر مشروط معافی بھی مانگ لی ہے۔ سینئر وکیل نے عدالت کو بتایا کہ نکھل واگلے عدالتی ہدایت کے مطابق آن لائن سماعت میں شریک ہیں۔ انہوں نے بنچ سے درخواست کی کہ صحافی کو توہین عدالت کی کارروائی سے بری کیا جائے۔ اس موقع پر جسٹس کمار نے کہا، ”ذاتی طور پر عرض کروں تو وکیل بننے کے بعد میں نے اپنے والد کا پاسپورٹ دیکھا تھا، جس میں ان کا پیشہ صحافت درج تھا۔ صحافت جمہوریت کا چوتھا ستون ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ عدالت کئی مرتبہ آپ کے دفاع میں آگے آئی ہے۔“ سپریم کورٹ نے سنجے راوت اور نکھل واگلے کو اپنی سوشل میڈیا پوسٹس کے حوالے سے وضاحت پیش کرتے ہوئے اضافی حلف نامے داخل کرنے کی ہدایت دی اور معاملے کی آئندہ سماعت 8 دسمبر کے لیے مقرر کر دی۔ اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمنی نے توہین عدالت ایکٹ 1971 کی دفعہ 15(1)(b) کے تحت فوجداری توہین عدالت کی کارروائی شروع کرنے کے لیے رضامندی فراہم کی تھی۔ یہ تنازع اس وقت شروع ہوا تھا جب چیف جسٹس نے اپوزیشن جماعتوں کے ایک وفد کی جانب سے ان سے ذاتی ملاقات کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ تاہم انہوں نے اشارہ دیا تھا کہ متعلقہ معاملہ درخواست کے ذریعے عدالت کے سامنے اٹھایا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی درخواست کے مطابق، اس کے بعد نکھل واگلے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے اکاؤنٹ سے چیف جسٹس کو نشانہ بناتے ہوئے مبینہ طور پر توہین آمیز تبصرے کیے تھے۔ تاہم بعد میں انہوں نے اپنے بیانات واپس لے لیے تھے۔ سنجے راوت نے بھی اس معاملے میں مبینہ طور پر بعض قابل اعتراض تبصرے کیے تھے۔

ووٹر لسٹ میں مذہب کی بنیاد پر اندراج نہیں ہوتا، چیف الیکٹورل افسر

لکھنؤ: ۱۷ نومبر (ایجنسی): اتر پردیش کے چیف الیکٹورل آفیسر نویدیپ رُوا نے منگل کے روز وضاحت کی ہے کہ ریاست کی انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کے اعداد و شمار کو مذہب کی بنیاد پر نہ تو تقسیم کیا جاتا ہے اور نہ ہی ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ نویدیپ رُوا نے بتایا کہ سرکاری انتخابی ریکارڈ میں صرف بنیادی معلومات درج ہوتی ہیں، جن میں ووٹر کا نام، جنس اور شریک حیات کا نام شامل ہے، جبکہ مذہبی وابستگی کا کوئی اندراج نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا: ”اگر آپ انتخابی فہرستوں کا جائزہ لیں تو ان میں ووٹر کا نام، جنس اور اس کے شریک حیات کا نام درج ہوتا ہے۔ ہم ہندو یا مسلمان کی بنیاد پر کوئی ریکارڈ نہیں رکھتے۔ مذہب کی بنیاد پر اعداد و شمار کی درجہ بندی یا ان کی پراسیسنگ نہیں کی جاتی۔“ یہ وضاحت اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے حالیہ بیان کے بعد سامنے آئی ہے، جس میں انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ووٹر لسٹوں سے ایک کروڑ 27 لاکھ (27.1 کروڑ) ہندو ووٹروں کے نام نکال دیے گئے ہیں۔ انہوں نے 66 لاکھ ایسے ووٹروں کے اعداد و شمار کا بھی حوالہ دیا تھا، جن میں مبینہ طور پر 55 لاکھ ہندو سرکاری فلاحی اسکیموں کے مستفیدین اور تقریباً ساڑھے چار لاکھ 18 اور 19 سال کی عمر کے ووٹر شامل تھے، جن کے نام انتخابی فہرستوں میں موجود نہیں تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ ریاستی حکومت نے انتخابی فہرستوں میں ان تضادات کے حوالے سے وضاحت طلب کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کو ایک یاد داشت پیش کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا تھا کہ الیکشن کمیشن ایک آزاد آئینی ادارہ ہے۔ چیف الیکٹورل آفیسر نویدیپ رُوا نے تمام متعلقہ فریقوں کو سرکاری انتخابی فہرستوں کی خود جانچ کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی کو کوئی بے ضابطگی نظر آئے تو وہ باضابطہ شکایت درج کرا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا: ”ہم تجویز کرتے ہیں کہ آپ ہمارے پورٹل سے انتخابی فہرستیں ڈاؤن لوڈ کریں اور ان کا تفصیلی جائزہ لیں۔ اگر آپ کو کوئی بے ضابطگی نظر آئے تو شکایت درج کرانے کا خیر مقدم کیا جائے گا۔“ انہوں نے ایک بار پھر واضح کیا، ”ہمارے ریکارڈ میں ووٹروں کی درجہ بندی جنس کی بنیاد پر ہوتی ہے، مذہب کی بنیاد پر نہیں۔“ نویدیپ رُوا نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کا اشارہ ان ناموں کی طرف تھا جو انتخابی فہرستوں میں موجود نہیں ہیں، نہ کہ ان ناموں کی طرف جنہیں حکام نے باقاعدہ طور پر خارج کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ”ہم کسی بھی شخص کا نام من مانے طریقے سے انتخابی فہرست سے خارج نہیں کرتے۔“ چیف الیکٹورل آفیسر نے انتخابی فہرستوں کی درستگی یقینی بنانے اور ایک ہی ووٹر کے متعدد اندراجات روکنے کے لیے موجود طریقہ کار اور حفاظتی اقدامات کی تفصیلات بھی بیان کیں۔ انہوں نے بتایا کہ اگر کوئی ووٹر اپنے گاؤں سے شہر منتقل ہو جاتا ہے تو وہ نئے رہائشی مقام پر ووٹ ڈالنے کے لیے وہاں اپنا اندراج کرا سکتا ہے۔ ان کے مطابق: ”اگر آپ کا رجسٹرڈ پتہ کسی گاؤں میں ہے لیکن اب آپ شہر میں رہ رہے ہیں تو آپ شہر میں ووٹ ڈالنے کے لیے اپنا اندراج کرا سکتے ہیں اور وہیں اپنا حق رائے دہی استعمال کر سکتے ہیں۔“ نویدیپ رُوا نے مزید بتایا کہ خصوصی نظر ثانی انتخابی عمل کے دوران حکام نے بڑی تعداد میں ووٹروں کے دوہرے اندراجات کی نشاندہی کر کے انہیں ختم کیا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔


Wednesday
18 Nov. 2026

(2)

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (نانڈیڑ)

روزنامہ ورقِ تازہ

عہدِ وفا

(افسانہ)

از: رخسانہ نازنین، بیدر (کرناٹک)

شکاگو کی یخ بستہ صبح شاہد اپنے ساتھی فارمیسیٹ کے ساتھ" سینٹ میری سینی ٹوریم" آیا ہوا تھا۔ یہ یہاں کا معروف ہاسپٹل تھا۔ وسیع وعریض، بلندو پرشکوہ عمارت کے لان اور چھتوں پر بچھی برف کی چادر اس کی خوبصورتی میں اضافہ کررہی تھی صاف ستھری طویل راہداریاں اور برآمدے۔ کشادہ اور آرام دہ وارڈس میں ہیٹرس لگے ہوئے تھے۔ چست پھرتیلا، محنتی عملہ مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہا تھا شاہد انڈیا سے اپنی کمپنی کی طرف سے ایک تجرباتی پراجکٹ کے سلسلے میں امریکہ کے مختلف شہروں کے ہاسپٹلس کا تحقیقی دورہ کرنے آیا ہوا تھا۔ وہ ایک ڈرگس کمپنی کا اعلی افسر تھا۔ آج اس سینی ٹوریم میں وہ ٹی بی اور ایڈس سے متاثرہ مریضوں کو دی جانے والی ادویات کے متعلق تحقیق کرنے آئے تھے۔

وہ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کرتا ہوا ایک راہداری سے گزر رہا تھا کہ ایک وارڈ سے آتی پرسوز آواز نے اسکے قدم روک لئے....

" اور کیا عہد وفا ہوتے ہیں
لوگ ملتے ہیں، جدا ہوتے ہیں"

یہ آواز، یہ غزل...! وہ کبھی فراموش نہیں کرسکتا تھا۔ اسکی سماعتیں اس سے بخوبی آشنا تھیں۔ بے اختیار وہ اس وارڈ کے اندر داخل ہوگیا۔ آہٹ پر کھڑکی سے لان کا نظارہ کرتی ہوئی دھیرے سے غزل گنگناتی ہوئی وہ پلٹی تو شاہد متحیر رہ گیا۔ برسوں سے متلاشی نگاہوں کو گوہر مقصود مل گیا۔ وہ صبا ہی تھی۔! اسے دیکھکر ٹھٹھک گئی۔ آنکھوں میں شناسائی کی چمک لہرائی پھر شکستگی چھاگئی۔

" صبا تم یہاں؟" شاہد کے لہجے میں حیرت تھی اور دکھ بھی

" ہاں۔ وقت کب کسے کس جگہ پہنچا دے کچھ کہا نہیں جاسکتا۔!" اس نے مغموم لہجے میں کہا

" مگر یہ سب کیسے...؟"، شاہد کا اضطراب عروج پر تھا۔

" کوئی سوال مت پوچھو شاہد۔ خدارا مجھ سے کچھ مت پوچھو!"

وہ نہ جانے ضبط کی کتنی منزلوں سے گزر رہی تھی۔

شاہد کے سوال اسکی نوک زباں پر مچل کر رہ گئے۔ وہ خاموشی سے پلٹ گیا۔ اسکے جاتے ہی صبا کے ضبط کا باندھ ٹوٹ گیا وہ بستر پر ڈھے گئی اور نینوں کے کٹورے چھلک پڑے۔۔

وقت کی یہ کیسی ستم ظریفی تھی۔ برسوں بعد وہ ملا بھی تو زندگی کے اس موڑ پر جب وہ خزاں کے موسم میں جی رہی تھی۔!

یادوں کی برات من کے آنگن میں اتر آئی۔ شاہد ایم ایس سی میں اسکا کلاس فیلو تھا۔ دونوں ہی یونیورسٹی میں اپنی ذہانت اور خوش مزاجی کے سبب خاصے مقبول تھے۔ محبت کی راہوں کے مسافر۔۔کئی عادتیں مشترکہ تھیں۔ سائنس کے اسٹوڈینٹ ہونے کے باوجود شعر وادب سے لگاؤ رکھتے تھے۔ دونوں کا مترنم لہجہ جادو بکھیرتا تھا۔ جب بھی فری پیریئڈ ہوتا۔ سب ان دونوں سے کوئی غزل یا گیت سنانے کی فرمائش کرتے۔ اور یونیورسٹی کی فضائیں نغمہ ریز ہوجاتیں۔

" اور کیا عہد وفا ہوتے ہیں
لوگ ملتے ہیں، جدا ہوتے ہیں"

وہ آج بھی یونیورسٹی کے لان میں بیٹھی اپنی پسندیدہ غزل گنگنا رہی تھی۔

" کب بچھڑ جائیں ہم سفر ہی تو ہیں
کب بدل جائے اک نظر ہی تو ہے
جان و دل جس پہ فدا ہوتے ہیں"

" ہم کبھی نہیں بدلیں گے صبا۔ نہ یہ نظر بدل سکتی ہے اور نہ اس دل پہ کسی اور کا اختیار ہوسکتا ہے۔ یہ تمہارا ہے اور تاعمر تمہارا ہی رہے گا۔ آزما کر دیکھ لو!"

شاہد کا گمبھیر لہجہ اسے سرشار کرگیا۔

" ہم محبت میں بھی توحید کے قائل ہیں فراز
ایک ہی شخص کو محبوب بنائے رکھنا"

لائبریری میں دونوں ایک کتاب تلاش کر رہے تھے۔ شاہد نے دھیمے لہجے میں شعر پڑھا۔ صبا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا بات ہے! آج بڑے شاعرانہ موڈ میں ہو!"

" موڈ تو تمہیں دیکھتے ہی شاعرانہ ہوجاتا ہے۔!" وہ بھی شوخی سے مسکرا رہا تھا۔ پھر کچھ سنجیدہ ہوکر کہنے لگا

" صبا آج امی تمہارے گھر آنے والی ہیں۔ تمہارے لئے دست سوال دراز کرنے کے لئے!"

" سچ!" اسکے چہرے پر حیا کی لالی بکھر گئی۔

شام میں سلمی بیگم نے" نور محل" میں قدم رکھا تو وہ چونک گئیں۔ نور محل واقعی کسی محل سے کم نہ تھا۔ وہ احساس کمتری میں مبتلا ہونے لگیں

بیگم نور جہاں نے خوشدلی سے انکی پذیرائی کی۔ صبا نے ان سے کہہ دیا تھا کہ" میرے ایک دوست کی امی ملاقات کی غرض سے آرہی ہیں" وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ یہ ملاقات کس نوعیت کی ہوگی۔ کچھ دیر رسمی گفتگو ہوتی رہی۔ ملازمہ نے پرتکلف لوازمات کے ساتھ چائے سرو کی۔ صبا بھی نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔ سلمی بیگم کی نگاہوں میں اسکے لئے حد درجہ پسندیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ مگر طبقاتی فرق سے مضطرب سی تھیں۔ آخر کار جھجھکتے ہوئے انہوں نے اپنا مدعا پیش کیا۔

بیگم نور جہاں کے ماتھے پر سلوٹیں ابھر آئیں۔

" معاف کیجئے سلمی بہن۔ صبا ہماری اکلوتی بیٹی ہے۔ ہم نے اسکے لئے جو خواب دیکھے ہیں۔ آپکا بیٹا انکی تعبیر نہیں ہوسکتا۔! اسکا مستقبل غیر یقینی ہے۔ ابھی وہ تعلیمی مراحل میں ہے۔ اور پھر اس کے بعد بھی کیا ہوگا۔۔؟ زیادہ سے زیادہ کسی کالج یا یونیورسٹی میں پروفیسر ہوجائے گا۔! صبا کے لئے لندن اور امریکہ سے رشتے آرہے ہیں۔ آپ میری بات سمجھ رہی ہیں نا!" انکے لہجے میں رعونت تھی۔

" جی جی۔ میں سمجھ گئی۔ اللہ کرے آپکو صبا بیٹی کے لئے وہ گوہر نایاب مل جائے!" انکا لہجہ بھیگ گیا۔ اور وہ مایوس لوٹ گئیں۔

صبا کو امید نہ تھی کہ اسکے روشن خیال والدین یوں اسکے خوابوں کی بستی اجاڑ دیں گے۔ اس نے انہیں منانے کی بہت کوشش کی، روئی، گڑگڑائی مگر بے سود!

کتنی عجیب بات ہے کہ جو والدین اپنی ناز و نعم میں پلی بیٹیوں کی پسند جانے بغیر انکے لباس نہیں خریدتے وہ انکی پسند جانے بغیر انکے شریک زندگی کا انتخاب کرلیتے ہیں!

شاہد ایک بیوہ ماں کی آنکھوں کا نور تھا اور" نور محل" والوں نے اسکی محبت کی دنیا تاریک کردی۔

صبا ہر مشرقی لڑکی کی طرح سکتے دل میں اپنی محبت کو دفن کئے وداع ہوگئی۔۔۔

ندیم شکاگو کی آزاد فضاؤں میں پلا بڑھا تھا۔ اسکے والدین برسوں سے امریکہ میں مقیم تھے۔ اور ندیم کی پیدائش بھی اسی سرزمین پر ہوئی تھی۔ دولت کی فراوانی اور آزاد خیالی اسے ورثے میں ملی۔ سلطان صاحب کا بزنس تھا۔ نادرہ بیگم بھی انکے کام میں مدد کیا کرتی تھیں۔ تعلیم یافتہ اور روشن خیال تھیں۔ انکی سوشیل لائف کا دائرہ بھی وسیع تھا۔ ندیم کی دیکھ بھال آیا نے کی۔ پھر اسے بورڈنگ اسکول میں داخل کروایا گیا جو دوسرے شہر میں تھا۔ گھر سے دور ہاسٹل میں ہی پلا بڑھا۔ چھٹیوں میں کچھ روز گھر آتا بھی تو والدین کے پاس اس کے لئے وقت ہی نہیں ہوتا تھا۔ یہ محرومی اسے والدین سے دور اور دوستوں سے قریب کرتی گئی۔ کوئی نہیں تھا جو اسے بھلے برے کی تمیز سکھاتا۔ مغرب کی سحر زدہ فضائیں تھیں۔ آزاد خیال دوست تھے۔ سلطان صاحب اسکے اکاؤنٹ میں ہزاروں ڈالرز جمع کرواتے رہتے تھے۔ وہ خود بھی ایم بی اے کرنے کے بعد اپنی ہی کمپنی میں سی ای او کے عہدے پر فائز ہوچکا تھا۔

مردانہ وجاہت اور دولت کی کشش۔ رنگین تتلیاں شب وروز آس پاس منڈلاتی رہتیں۔ حسن وشباب کا حسین سنگم....! بے شمار فسانے!

سلطان صاحب اور نادرہ بیگم کو اڑتی اڑتی خبریں ملنے لگیں کہ بیٹا گمراہی کے راستے پر بہت دور تک جاچکا ہے۔ دل میں دبی بیٹے کے سر پہ سہرا سجانے کی آرزو انہیں انڈیا لے آئی۔

نور جہاں انکی گہری دوست تھیں۔ اور صبا کی تصویریں دیکھکر ہی انہوں نے ندیم کے لئے اسکا انتخاب کرلیا تھا۔ ندیم نے پہلے تو شادی سے انکار کیا مگر جب صبا کو دیکھا تو اسکے معصوم حسن پر فدا ہوگیا۔ وہ ٹھہرا سدا کا حسن پرست۔ اور صبا کا حسن تو حوروں کو بھی شرما دینے والا تھا۔ اس نے فوراً شادی کے لئے حامی بھرلی۔

صبا کی زندگی کا نیا سفر نہایت ہی خوشگوار تھا۔ ندیم نے اسے ٹوٹ کر چاہا۔ مسرتوں سے دامن بھر دیا تھا۔ بہاریں سایہ فگن تھیں مگر دل کی کسک برقرار رہی۔ ندیم بھی اسکی زلفوں کا اسیر ہوکر اپنی تمام سابقہ دوستوں سے کنارہ کشی اختیار کرچکا تھا۔

وہ بھی موسم سرما کی ہی ایک سرد دوپہر تھی جب صبا کی طبیعت بگڑی۔ اور ڈاکٹر نے نوید سنائی کہ وہ امید سے ہے۔ گلشن حیات میں کھلنے والے پھول کی خوشخبری ملی تو وہ دونوں خوشی سے پاگل ہوگئے۔ دونوں گھرانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ مگر یہ خوشی عارضی ثابت ہوئی۔ کاتب تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ صبا کے ضروری ٹیسٹ ہوئے تو جان لیوا انکشاف ہوا کہ وہ ایچ آئی وی پازیٹیو ہے!

صبا کی روح کانپ گئی۔ یہ کیسے ممکن تھا؟! اسکا دامن عصمت پاک تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس خطرناک مرض میں مبتلا ہوچکی ہے۔ سلطان صاحب اور نادرہ بیگم کے بھی ہوش اڑ گئے جبکہ ندیم نے چپ سادھ رکھی تھی۔ نادرہ بیگم نے دوسرے ہاسپٹلس میں ٹیسٹ کروائے مگر ہر بار وہی رپورٹ آئی۔ نادرہ بیگم غم وغصے سے پاگل ہوگئیں۔ انہوں نے صبا کے کردار پر الزام تراشی کی تو ندیم برداشت نہ کرسکا

" نہیں مما۔ ایسا ظلم نہ کریں، صبا پاکباز ہے۔ قصوروار تو میں ہوں۔ یہ میری بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ میری بے راہ روی کی بھینٹ چڑھ گئی ہے۔!" اس نے سر جھکائے اعتراف کیا اور اپنی رپورٹ انکے ہاتھ میں تھمادی۔ اس نے بنا کسی کو بتائے اپنے ٹیسٹ کروائے تھے جب پہلی بار صبا کی رپورٹ آئی تھی۔ وہ ایچ آئی وی پازیٹیو تھا۔ اور اب صبا کو بھی اسی مرض کی سوغات دے چکا تھا۔!

صبا سکتے کے سے عالم میں تھی۔ شکوہ کناں نگاہوں سے ندیم کی طرف دیکھتی رہ گئی۔ اسکے لب سل گئے تھے۔ اسکے مجازی خدا نے اس سے جینے کا حق ہی چھین لیا تھا اور رسوائی سے دامن بھر دیا تھا۔!

" میں تمہارا مجرم ہوں صبا۔ جو چاہے سزا دے لو! میں انجان تھا۔ میں نے جان بوجھ کر تمہاری زندگی برباد نہیں کی!"

ندیم اسکے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔

" میں کیا سزا دے سکتی ہوں ندیم۔ تقدیر کے اس وار کو سہنا ہی ہے۔ آپ نے میری پاکدامنی کا اعتراف کرلیا۔ یہی آپکے گناہوں کا کفارہ ہے۔ ورنہ میں کس کس کو اپنی پارسائی کا یقین دلاتی!" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

ڈاکٹرز کی رائے کے مطابق بچے کو ضائع کردیا گیا۔ صبا کی کوکھ بس کر بھی اجڑ گئی۔ ! سبھی اس سے شرمسار تھے۔ ندیم نے اس سے کہہ دیا کہ" وہ چاہے تو اس نکاح کے بندھن سے آزاد ہوکر واپس انڈیا چلی جائے۔!" مگر اس نے انکار کردیا۔

" نہیں ندیم۔ اب میں کبھی واپس نہیں جاؤنگی۔! جب تک سانسوں کی ڈور چلتی رہے گی ہم ایکدوسرے کا ساتھ نبھائیں گے! یہی ہماری تقدیر کا فیصلہ ہے۔!" اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔ اور اپنا وعدہ بخوبی نبھایا۔

خود پر بیتنے والی اس قیامت کا ذکر اس نے کبھی ممی، پاپا سے نہیں کیا۔ انہوں نے جس سونے چاندی کا محل اس کے لئے منتخب کیا تھا وہ اسی میں گھٹ گھٹ کر جیتی رہے گی۔! یہ اسکا اٹل فیصلہ تھا۔

یہ راز ان چاروں کے دل کی چہار دیواری سے کبھی باہر نہ نکلا وقت کا طائر محو پرواز رہا۔ 5 سال بیت گئے۔

وہ بھی جنوری کی ہی سرد رات تھی۔ برفباری زوروں پر تھی۔ وہ چاروں ٹورانٹو میں ایک شادی کی تقریب میں شرکت کرکے شکاگو لوٹ رہے تھے کہ انکی کار کا خطرناک ایکسیڈینٹ ہوگیا۔ سلطان صاحب۔ نادرہ بیگم اور ندیم نے جائے حادثہ پر ہی دم توڑ دیا۔ صبا کو شدید زخمی حالت میں ہاسپٹل میں ایڈمیٹ کیا گیا۔ کچھ دنوں بعد اسے ہوش آیا تو دنیا لٹ چکی تھی۔ لٹنے کا یہ عمل اسکے لئے نیا نہیں تھا۔ پہلی بار اسکے دل کی دنیا تہہ و بالا ہوئی وہ تب بھی اندرونی طور سے لٹی پٹی تھی۔ پھر اس مہلک اور موذی مرض میں اپنے مجازی خدا کی رنگین مزاجی کے سبب مبتلا ہوئی تب لٹ گئی۔ پھر اسکی کوکھ ہمیشہ کے لئے اجڑ گئی وہ تب بھی لٹ گئی تھی۔ اب بیوگی کی چادر اوڑھی تب لٹنے کا وہی جان لیوا احساس تھا۔ زندگی اس سے کڑی آزمائشیں لیتی رہی تھی!!

عجیب کیفیت تھی دل کی.... وہ ندیم سے محبت کرسکی نہ نفرت! مگر ایک ایسا احساس تھا جسے وہ کوئی نام نہ دے پائی تھی۔ اسکی پناہ میں جیسے تیسے زندگی کٹ رہی تھی۔ مگر اب یہ سائباں بھی نہ رہا تھا۔ وہ بے پناہ دولت چھوڑ گیا تھا۔ اس نے ساری دولت ایک ٹرسٹ کے حوالے کردی۔ نرسنگ کا کورس کیا اور مریضوں کی خدمت کو اپنا مقصد حیات بنالیا۔ اسکی محدود ضرورتوں کی تکمیل بھی اس طرح ہوجاتی تھی۔ ممی، پاپا کو اس سانحے کی خبر ملی تو وہ دوڑے چلے آئے۔ اسے اپنے ساتھ لیجانے کی بہت کوشش کی مگر اس نے انکار کردیا۔

گزرتے وقت کے ساتھ اسکے مرض میں بھی شدت آتی گئی۔ اسے بھی ہمہ وقت طبی امداد کی ضرورت ہوا کرتی۔ اسکے لئے اسی ہاسپٹل میں ایک کمرہ مخصوص کردیا گیا تھا۔ بیک وقت وہ مسیحا بھی تھی اور بیمار بھی۔!

آج دس سال بعد شاہد کو دیکھکر اسکے زخموں کے ٹانکے ادھڑ گئے تھے۔ ان سے پھر لہو رسنے لگا تھا۔ رات بھر برفباری ہوتی رہی اور اسکی آنکھوں سے اشکوں کی برسات!!!

شاہد پر بھی یہ رات بڑی بھاری تھی۔ دس سال پہلے صبا سے جدا ہوکر بھی جدا نہ ہوا تھا۔ اس کی یادوں کو سینے سے لگائے ہی جیتا رہا کہ اس دل میں وہ کسی اور کو بسا نہ سکا۔ امی نے لاکھ کوشش کی کہ اسکا گھر بس جائے مگر جس کے دل کی دنیا اجڑ جائے وہ گھر نہیں بسا پاتے!

آج سب کچھ تھا اسکے پاس۔ دولت، عزت، شہرت۔ نہیں تھی تو صرف محبت جو برسوں پہلے کھو چکی تھی۔ آج وہی محبت اسکے سامنے کھڑی تھی مگر وہ بڑھکر اسے تھام نہیں سکتا تھا۔ رات بھر وہ سگریٹ کے کش لگاتا صبا کے بارے میں سوچتا رہا۔

دوسری صبح وہ پھر" سینٹ میری سینی ٹوریم" پہنچا۔ اس نے ایم ایس ڈاکٹر جوزف سے صبا کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے پہلے تو اسے اپنے اصول کے خلاف بتایا کہ کسی انجان شخص کو اپنے مریضوں کے بارے میں بتائیں۔ پھر شاہد نے منت سماجت کی ہم وطن اور کلاس فیلو ہونے کا حوالہ دیا تو انہوں نے سب کچھ بتایا۔ وہ صبا کی مخلصانہ طبیعت اور ایثار پسندی سے بہت متاثر تھے۔

" بہت برا ہوا اس پیاری سی لڑکی کے ساتھ! مگر بڑی حوصلہ مند ہے۔ اس مرض کے ساتھ لڑتے ہوئے جی رہی ہے اور دوسروں کی خدمت بھی کررہی ہے۔ ہمیں فخر ہے اس پر!"

شاہد یہ سب سنکر حیرت اور صدمے سے گنگ سا رہ گیا۔ اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفقود ہوگئیں۔ وہ واپس ہوٹل کے کمرے میں آیا اور ایک بار پھر ذہن ودل کی کشمکش شروع ہوگئی.....

سارا دن گزرا، رات اپنا سفر طئے کرتی رہی۔ وہ سگریٹ پہ سگریٹ جلاتا رہا بجھاتا رہا۔ اسکی وفا کا امتحان تھا اور وہ اس میں سرخرو ہونا چاہتا تھا جس کی خاطر دنیا تیاگ دی تھی اسے اس طرح تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا مگر دماغ اپنی دلیلیں دے رہا تھا۔" انسان ہو، فرشتہ نہیں۔ فطری تقاضے کمزور کرسکتے ہیں۔ تب کہیں اپنے فیصلے پر پچھتاوا نہ ہو! صبا زندگی کے سفر میں ساتھ تو چل سکتی ہے مگر کچھ دے نہیں سکتی تھی! کیا تم اتنے فراخدل ہو کہ بنا کچھ لئے ساتھ نبھاسکو!"

آخر کار دل اور دماغ کی اس جنگ میں دل کی ہی جیت ہوئی۔ اس نے ایک حتمی فیصلہ کیا اور مطمئن ہوگیا۔

اس نے خشوع وخضوع سے فجر پڑھی اور سیدھے" سینٹ میری سینی ٹوریم" پہنچ گیا۔ صبا کے وارڈ پر دھیرے سے دستک دی تو پٹ کھل گیا۔ دروازہ کھلا ہی تھا۔ وہ حسب توقع مصلے پر ہی بیٹھی صبح کے اذکار پڑھ رہی تھی۔ اسے دیکھکر چونک گئی۔۔ " تم پھر چلے آئے؟ کیوں آجاتے ہو بار بار میرے زخموں کو کریدنے؟ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو!" وہ سسک اٹھی

" نہیں چھوڑ سکتا صبا! اب تمہیں اس حال میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں۔ چلو یہاں سے دور ایک نئی زندگی کی شروعات کریں۔!"

صبا کے لبوں پر زخم خوردہ سی مسکراہٹ ابھر آئی۔

" میرے بارے میں کچھ جانتے نہیں نا اسلئے ایسا کہہ رہے ہو۔ جان جاؤ گے تو مڑ کر بھی نہیں دیکھو گے!"

" میں سب کچھ جانتا ہوں۔ تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تمہیں ناکردہ جرم کی سزا ملی۔ اور اب ان سب باتوں کو ایک بھیانک خواب سمجھکر بھول جاؤ۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم ایچ آئی وی پازیٹیو ہو! میری سچی محبت ان سب باتوں سے ماورا ہے۔ دل ایک ہوجائیں میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ جسموں کا ملن ضروری نہیں۔ تم میرے ساتھ رہو، میرے پاس رہو۔ بس یہی میری محبت کی معراج ہے۔ بہت کاٹ لیا تم نے یہ بن باس! اب میں تمہیں اپنی من مانی کرنے نہیں دونگا! میں اپنا عہد وفا نبھانے آگیا ہوں۔ کہا تھا نا کبھی آزما کر دیکھنا!"

شاہد کی آنکھوں میں محبت کے چراغ جل رہے تھے۔ صبا کی تاریک زندگی میں سحر نمودار ہوچکی تھی۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ اس نے آگے بڑھکر شاہد کا ہاتھ تھام لیا۔ وہ بھی تھک گئی تھی۔ محبت سرخرو ہوگئی تھی۔ اور شاہراہ حیات گلزار تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو یتیم

(افسانہ)

از: فیصل عادل

جنوری کی سرد شاموں میں یخ بستہ ہواؤں کے آوارہ جھونکے ہڈیوں کے اندر تک سرایت کر کے انسانوں کو برف بنانے کی کوشش کر رہے تھے گاؤں کے چوک پر چائے خانے میں ادھیڑ عمر کے مردوں کے ساتھ ضعیف اور عمر رسیدہ افراد بھی شال اوڑھے ہوئے چائے فروش کی گرم گرم چائے سے لطف اندوز ہوتے تھے اور کوشش کرتے تھے کہ جلتے ہوئے چولھے کے قریب جگہ مل جائے تاکہ چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے گرم کیتلی کے نیچے جلتے ہوئے کوئلے کے الاؤ سے جسم کو گرمی بھی میسر ہوجائے وویک رام کا دادا سمپت نارائن گھٹنے کے درد میں اضافے کے سبب چائے خانہ نہیں جاسکا تھا

بیبیک بیٹا! چوک سے میرے لیے ایک گلاس چائے لیتے آنا۔ سمپت نارائن نے اپنے پوتے کو آواز دیتے ہوئے چائے لانے کا حکم دیا وہ پیار سے اپنے پوتے کو بابو یا کبھی بیٹا ہی کہتے تھے دوسری وجہ یہ تھی کہ وویک سات برس کی عمر ہی میں یتیم ہوچکا تھا اس کے آنجہانی والد اس کی کمسنی ہی میں کھیت میں کام کرتے وقت سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے پرلوک سدھار چکے تھے اس لیے دادا نے ہی پوتے کو پالا پوسا تھا وہ دادا سے بہت پیار کرتا تھا اور دادا بھی اس کی اچھے سے دیکھ ریکھ کرتے تھے

بیبیک جو کہ گنگا اور چائے پان کے لیے ہر شام دوستوں کے ساتھ چوک کی طرف جاتا تھا دادا کی چائے کے لیے سٹیل کا بڑا گلاس لے کر گیا اور کافی دیر چوک پر وقت گزار کر پان کھاتے ہوئے لوٹا دادا چائے کے انتظار میں بے حال ہوئے جارہے تھے سردی کی شدت سے کانپنے کے عالم میں چائے کی گرم چسکیاں ان میں حرارت کی لہر دوڑا دینے والی ہوتی تھیں

انھوں نے پوتے کو اپنے قریب بٹھا کر اس سے باتیں کرتے ہوئے چائے کی ایک لمبی چسکی لی اور کہا کہ بیبیک بابو میری خواہش ہے کہ تمھاری شادی خانہ آبادی کر دی جائے اب تم بڑے ہوچکے ہو تمھارے لیے اک چاندی سی دلھن کی تلاش میں ہوں بیبیک شرما گیا اور دادا کے آگے کچھ کہنے کی ہمت نہیں جٹا سکا

بیبیک کے ذہن میں بیتا کا پری رخ چہرہ گھومنے لگا جسے وہ پچھلے مہینے باہنوں میں کس کر مکئی کے کھیت میں سردی کی ایک شام بوسہ دیا تھا اور ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا

رات کو جب دسترخوان پر کھانا چن دیا گیا تو اس نے بے دلی سے ایک روٹی سبزیوں کے ساتھ حلق سے اتارے اور پانی کے دو گلاس سے شکم سیری کی اس کے ذہن و دل کے ساحل سے منتشر خیالات کی نئی اور مضطرب موجیں ٹکرا رہی تھیں

اس کے دل میں کبھی یہ خیال گزرتا کہ اس کی پہلی محبت بیتا کے بارے میں دادا سے سب احوال بیان کردے پھر کبھی یہ سوچتا کہ اگر اس کی محبت کے بارے میں لوگوں کو پتہ چل جائے گا تو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل جائے گی اور اس پر سماج میں آوارہ اور کمینہ لڑکے کا ٹیگ لگ جائے گا اور پورے معاشرے میں ذلیل سمجھا جائے گا

دن گزرتے گئے ایک دن اس نے بیتا کو کھیت میں یوں گلے لگا کر بوسہ دیا جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب سے آخری ملاقات کر رہا ہو اس نے بیتا کو یہ بتا دیا کہ اس کے دادا قریب کی ایک بستی میں موجود سنیتا لکشمی سے اس کی شادی کے لیے لگن کرنے والے ہیں اس لیے ہم دونوں ایک نہیں ہوسکتے یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں

بیتا کے لیے بھی یہ خبر بہت افسوس ناک تھی اس نے تاہم دل کو یہ سوچ کر صبر دے دیا کہ وہ ذات برادری میں بیبیک سے اگرچہ کم تر ہے لیکن اس کی محبت پاکیزہ ہے جس میں سچائی ہے اس نے بیبیک سے جھوٹ کی دوستی نہیں کی تھی اس کو بیبیک پر جان وتن وارنے سے بھی گریز نہیں تھا

دادا اور گھر والوں کے اصرار پر وویک نے سنیتا سے شادی کرلی سنیتا کی شکل وشباہت بھی اچھی تھی مگر وویک کے دل میں پہلے پیار کا حسن سما چکا تھا پھر بھی اب سات پھیرے لینے کے بعد اس کو کسی طرح نباہنا تھا دن گزرتے گئے سردیوں کے بعد گرمیوں کے موسم آگئے وویک کو کبھی کبھی آم کے باغوں میں بیتا کے ساتھ آموں سے کھیلنے کی یادیں تازہ ہوجاتی تھیں وہ کبھی آم کے بڑے پیڑ کی اوپری ٹہنیوں پر بیتا کے منع کرنے کے باوجود چڑھ جاتا تھا اور بیتا کے لیے آم توڑ کر اس کے ہاتھوں میں پھینکتا تھا

سنیتا ایک سنسکاری لڑکی تھی جو گھر میں جھاڑو لگا کر کھانے پکانے کے ساتھ سسر اور ساس کی خدمتوں اور گھر گرہستی میں مگن رہتی تھی اس نے شادی کے کچھ دنوں بعد سے ہی وویک کی کمزوری جان چکی تھی کہ وہ اس کے ساتھ شب بسری کر رہا ہے مگر اس کا دل کہیں اور گھوم رہا ہے تاہم کبھی وہ اس خیال کو یہ سوچ کر جھٹک دیتی کہ شاید مرد ایسے ہی ہوتے ہیں ان کی محبت جسم سے الگ نہیں ہوتی وہ شدت سے پیار نہیں کرسکتے اُدھر وویک اکثر گاؤں کی گلیوں میں گھومتے ہوئے بیتا کے گھر کے پاس رک کر دوستوں کے ساتھ گپ شپ کرتا اور کبھی تنہائی میں سوچتا رہتا کہ اس کے نصیب کی بارشیں کسی اور سر پہ برس جائیں گی

وویک کی شادی کے پانچ مہینے ہوچکے تھے اس کی بیوی امید سے تھی اس کے دادا نے تو پوتے کا گھر بسا دیا تھا لیکن گھر میں ایک فرد کے بڑھ جانے کی وجہ سے بوڑھے دادا کو گھر چلانا ایک دشوار کام لگنے لگا تھا

دادا نے ایک دن پوتے کو بلا کر کہا کہ بابو اب تم کو اپنے ہونے والے بچے کے لیے ایک ذمہ دار باپ کا فریضہ انجام دینا چاہیے تمھاری پتنی بھی تم سے اور زیادہ محبت کرے گی اگر تم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوجاؤ گے اس کی سرخی پاؤڈر کپڑے زیور جیسے تمام مطالبات پوری کرسکو گے اس لیے میں نے سوچا ہے کہ گنیش سیٹھ سے دو لاکھ قرضہ لے کر تمھیں قطر میں لیبر مزدوری کا ویزا دلوا دوں سنا ہے کہ قطر میں بہت سارے مزدوروں کی ضرورت ہے اپنے دیش نیپال کے بھی بہت سارے جوان ہر سال پلمبر، پینٹر، راج مستری، الکٹریشین، لوہار اور آفس بوائے وغیرہ کے طور پر جاتے ہیں اور خوب کماتے ہیں وویک بھی اپنے کئی نوجوان ساتھیوں کو آفس بوائے، فورمین، کنسٹرکشن مزدور کے طور پر ویزا لے کر قطر جاتے ہوئے دیکھا تھا اور بہت سارے دوستوں میں سے اب کچھ ہی دوست گاؤں میں رہ چکے تھے اس نے دادا کو خیر اندیش جان کر قطر ورک ویزا لگوا کر جانے کی ہامی بھرلی اس کے دل میں اب نئے امنگ جاگ اٹھے تھے کہ قطر جاکر وہ بھی اپنے دوستوں کے شانہ بشانہ رہے گا خوب محنت مزدوری کر کے پیسے جٹائے گا اور ہونے والے بچے کی ہر خواہش پوری کرکے وہ سب اپنے بچے کو دے گا جسے وہ خود یتیمی کے سبب نہیں پاسکا تھا

بالآخر ایک ٹراول ایجنسی نے وویک کے نام مزدور ویزا لگوا دیا نارائن جی (دادا) نے دھوتی میں رکھے پانچ روپے سینکڑے کے بیاز ریٹ سے لیے گئے دو لاکھ بیس ہزار جھاڑ جھوڑ کر ایجنٹ کے میز پر رکھ دیا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر پوچھا اپنے بابو کو اچھا کام مل جائے گا نا ایجنٹ نے دادا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا آپ چنتا نہ کریں ہمارے یہاں سے قطر گئے ہوئے بہت سارے لوگ ہیں سب سنبھال لیں گے آپ فٹبال جانتے ہیں نا وہاں قطر میں فیفا ورلڈ کپ ہونے والا ہے اس کے لیے بہت سارے بڑے بڑے اسٹیڈیم تیار کیے جا رہے ہیں اسی لئے وہاں اپنے ملک کے مزدوروں کی بہت مانگ ہے آپ بے فکر رہیں!

دادا خوشی خوشی گھر واپس ہوئے

گھر میں وویک کے پردیس جانے کی خوشی کی لہریں تمام گھر والوں کے چہرے سے چھلک رہی تھیں مگر وویک کی بیوی سنیتا شوہر کے پردیس کی نوکری سے خوشی اور پیا کی جدائی سے رنج وغم کی ملی جلی کیفیت کو اپنے چہرے پر سجائی ہوئی تھی

بالآخر وویک ایک شام تمام گھر والوں سے مل کر دادا سے آشیرباد لیتے ہوئے کاٹھمنڈو جانے والی بس کی ٹکٹ خرید لیا جب بس چلنے لگی تو اس نے اپنی حاملہ بیوی کو چوما اور اس کے پیٹ میں پلنے والے بچے کو اوپر سے ہاتھ پھیر کر اشک آلود نگاہوں سے سب کو بائی کرتے ہوئے بس میں سوار ہوگیا

کاٹھمنڈو سے اس کے ساتھ نیپال کے اور کئی نوجوان تھے جو اسی کمپنی میں کام کے لیے جا رہے تھے اس طرح وہ گروپ میں شامل ہو کر صحیح سلامت قطر پہنچ گیا وہاں اسے رہنے کے لیے ایک ایسا کمرہ ملا جو کہ چھوٹا تھا اور آدھا تعمیر شدہ تھا اور پر سے ٹینے کی چادریں بچھی تھیں دیواروں پر اور فرش کے کنارے پر بجلیوں کے تار بچھے ہوئے تھے اور اس چھوٹے سے کمرے میں تین اور افراد بھی ڈال دیے گئے تھے جن کا مشترکہ باتھ روم تھا

وویک کا کام اسٹیڈیم میں شروع ہو چکا تھا جہاں اسے مختلف دنوں میں مختلف کام کرنے پڑتے تھے شام میں کبھی دوستوں کے ساتھ قہوہ ہاؤس میں چائے پینے کے لیے بیٹھتے تھے اور گپ شپ کرتے تھے بالخصوص جمعہ کے دن چھٹی کی وجہ سے وہ گھر فون کر کے دادا اور سنیتا سے ضرور بات کرلیا کرتا تھا دادا ہمیشہ اس کی خیر خیریت دریافت کرکے اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتے تھے ایک دن قہوہ ہاؤس میں اس کے کچھ ناکتخدا دوستوں نے پچھتر اور ساٹھ ریال کی باتیں چھیڑ کر ایک دوسرے کا مذاق بنا رہے تھے وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا اس بابت اڈے پر آ کر اس نے روم میں اس سے کئی سال پہلے سے مزدوری کر رہے ساتھی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ مساج کے بہانے بہت ساری فلپائنی، سری لنکن اور انڈونیشیا کی لڑکیاں دھندے چلاتی ہیں اگر لڑکی کم عمر اور خوبصورت ہوتی ہے تو پچھتر سے سو ریال فیس لیتی ہیں اور اگر کچھ زیادہ عمر کی ہو تو پچاس لیتی ہیں یہاں بہت سارے مزدور جن کی شادیاں نہیں ہوی ہیں یا جن کی شادی ہو چکی ہے ان میں سے بھی جو بہت سالوں سے گھر نہیں جا پائے ہیں انھیں لڑکیوں سے اپنی آگ بجھالیتے ہیں وویک کے لیے یہ سب باتیں بڑی حیران کردینے والی تھیں دن گزرتے گئے ایک شام اسے اس کے دوستوں میں سے ایک نے مساج کے لیے چلنے کی بات کی تو اس نے مسکرا کر یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یار میری شادی ہو چکی ہے کچھ دنوں میں میرا بچہ ہونے والا ہے میں پاپ نہیں کرسکتا

قطر میں فیفا ورلڈ کپ کی تیاریاں زور وشور سے جاری تھیں سالوں کا کام مہینوں میں طے پا جا رہا تھا موسم سخت گرم ہونے کے سبب کئی دفع دن میں کام کرنے والے مزدور لو لگنے کے سبب ورک سائٹ (جائے عمل) پر بیہوش ہو کر گر جاتے تھے انھیں ان کے مزدور ساتھی روم پہ لا کر ایک دن آرام کرنے کے لیے کہہ دیتے تھے

دن گزرتے گئے پھر وہ دن بھی آیا جب وویک کو پہلی تنخواہ ملی تو وہ بہت خوش ہوا اور اس پیسے سے قرضے چکانے سے لے کر سنیتا کے لیے ساڑھی دادا کے لیے دھوتی کرتے کے خواب دیکھنے لگا اور اس نے بہت کم رقم جیب خرچی کے لیے رکھ کر باقی پورا پیسہ اپنے دادا کے نام اپنے ملک بھجوا دیا

اس کے دادا بہت خوش ہوے اور پیسے ملنے کے بعد اپنے پوتے کو فون کر کے حال احوال دریافت کیا اور وویک نے ایک ذمہ داری کی حیثیت سے بھیجے گئے پیسے کے تمام مصارف بتادیے کہ گنیش سیٹھ کو اتنا ادا کیا جائے سنیتا کے لیے ساڑھی اور خود دادا اپنے لیے دھوتی کرتہ خرید لیں باقی پیسوں سے گھر اچھے سے چلائیں

دادا نے پوتے کو ڈھیروں دعائیں دے کر فون رکھ دیا کچھ دن بعد ہی اس کی بیوی کے پیٹ میں پل رہے بچے کی ولادت بھی ہونے والی تھی اس لیے وہ اپنے جیب خرچ کی رقم سے بھی بہت محتاط انداز سے خرچ کر رہا تھا موبائل فون میں ڈیٹا ریچارج بھی اس کا ختم ہونے والا تھا اس نے اپنے روم کے ایک ساتھی سے اس سلسلے میں بات کر رکھی تھی کہ کچھ دنوں کے لیے تمھارے فون سے ڈیٹا ہوٹ سپاٹ لے کر گھر بات کرلوں گا اسٹیڈیم کی تعمیر زور وشور سے جاری تھی کیا دھوپ کیا بارش انسانوں کو جانوروں کی طرح خوب جوتا جاتا تھا کئی مزدور تو خودکشی کا بھی ارادہ باندھتے مگر دوسرے ساتھی جب انھیں سمجھاتے کہ اس طرح خود کی جان لینا کوئی جرأت بھرا کام نہیں ہے یہ مشکلات اور چیلنجز سے فرار کا نام ہے دوسری بات یہ بھی ہے کہ تمھاری زندگی صرف تمھارے گرد نہیں گھومتی بلکہ تمھارے گھر والے بھی تم پر انحصار رکھتے ہیں انھیں تم سے ہزار طرح کی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں اس طرح ان کے دلوں پر چھری چلانے کا تمھیں کوئی حق نہیں پہنچتا اور وہ مزدور اپنے ارادے کی غلطی جان کر باز رہ جاتے اور حوصلہ بنا کر کام میں جٹ جاتے موسم کی گرمی اور سردی کا ہمت سے مقابلہ کرتے ہوئے سپرد کردہ امور انجام دیتے۔۔

ایک شام قطر کا موسم کافی ٹھنڈا ہو گیا تھا مزدوروں نے شام کی ٹھنڈی ہوائیں اور بھینی بھینی پھواروں کو جسم ودل تک سرایت کی ہوی گرمی کا تریاق جانا اور جلد عشائیہ بنا کر اپنے اپنے بستروں پر دراز ہو گئے صبح چھ بجے ونود کے موبائل پر جو کہ وویک کے گاؤں سے تھا اور دادا جی اس کے فون پر بھی کبھی کبھار بات کیا کرتے تھے دادا جی کے نمبر سے کال آیا دادا جی کا فون دیکھ کر ونود رو پڑا کسی طرح ہمت جٹا کر فون اٹھایا تو دادا جی نے خوشخبری سنائی کہ بیبیک بابو کدھر ہے اسے آج بھور کے وقت لڑکا پیدا ہوا ہے ہم لوگ بہت خوش ہیں ونود نے روتے ہوئے دادا جی سے بتایا بہت بڑا انیائے ہو گیا دادا جی اب آپ کو نوزائیدہ پوتے کے سہارے ہی جینا پڑے گا رات کافی بارش ہوی تھی بارش کے جھٹکے روم میں داخل ہو گئے اور فرش پر موجود پانی میں بجلی کی لہریں دوڑ گئیں تھیں آپ کا بیبیک کچھ ہی دیر پہلے پیشاب کے لیے اٹھا اور بجلی کے تاروں پر پیر رکھنے کے سبب کرنٹ لگنے پر جب فرش کی طرف بھاگا تو وہاں بھی گیلے فرش میں موجود بجلی کی لہروں نے اس کا پیچھا کیا اس نے زور کی چیخ لگائی ہم لوگ ہڑبڑا کر اٹھے تب تک وویک بھائی کی پران نکل چکی تھی دادا کے ہاتھ سے موبائل گر گیا اور دوسرے یتیم کو سنبھالنے کے بوجھ نے انھیں بھی گرا دیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

افسانچے

از: شکیل مصطفی، مالیگاؤں

دوسروں کا حق

زید کو گاؤں جانا تھا وہ ریلوے اسٹیشن پہنچا اُس نے دیکھا کہ ریلوے ٹکٹ کھڑکی پر ایک لمبی قطار لگی ہوئی ہے۔ وہ ٹکٹ کاؤنٹر کے پاس پہنچا۔ ٹکٹ دینے والے سے کہا ''ایک ٹکٹ کسارا دینا''، ٹکٹ دینے والے نے ٹکٹ دے دیا اور کہا۔ ٹکٹ لینے کے لیے قطار میں آنا چاہیے۔ زید نے خاموشی سے سنا اور ٹکٹ لے کر ریلوے کے ذریعے گھر پہنچا۔

دوسرے دن گھریلو کاموں میں مصروف رہا۔ گھر کے کام کے لیے گوشت کی دکان پر پہنچا۔ گوشت لینے کے بعد قیمہ پسائی کی دکان پر پہنچا۔ زید نے دیکھا کہ وہاں تو ایک لمبی قطار لگی ہوئی تھی۔ جس میں مرد وخواتین دونوں شامل تھے۔ کچھ ہی لمحے کے اندر ایک خاتون آئی۔ قیمہ پسائی کرنے والے شخص کو کچھ کہا اور فوراً قیمہ پسا کر چلی گئی۔ تمام لوگ جس میں زید بھی شامل تھا اُس خاتون کو دیکھ رہے تھے۔ زید کل کی یادوں کے پس منظر میں چلا گیا کہ کس طرح اُس نے کل دوسرے کا حق مار کر ٹکٹ لیا تھا اور آج اُس کا بھی حق۔

ضبط کا دامن

وہ کافی جلد باز واقع ہوا ہے۔ ہر جگہ، ہر معاملے میں وہ پہل کرتا۔ پہلے سے کھڑے لوگوں میں بازی مار لینا سینما کی لائن ہو، کرانہ بازار ہو، ریلوے ٹکٹ ہو یا سبزی فروش کے پاس گاہکوں کی بھیڑ۔

آج وہ بازار پیدل نکلا، اچانک اُسے پیٹ میں تکلیف محسوس ہوئی، یہ تکلیف رفاء حاجت میں تبدیل ہوگئی۔ حکومت سے منظور شدہ پبلک باتھ روم کی جانب سے وہ ہولے ہولے بڑھنے لگا۔ جب وہ یہاں پہنچا تو دیکھا کہ پہلے سے کئی افراد نمبر لگائے ہوئے کھڑے ہیں۔ وہ سر جھکائے، پیٹ پکڑے قطار میں لگ گیا۔ اِسے محسوس ہوا کہ رفاء حاجت کی شدت نے ضبط کا دامن چھوڑ دیا۔

میٹھے بول

ماسٹر دینا ناتھ اپنے دیگر اساتذۂ کرام کے ساتھ ایک مکتب کے قریب سے گزرے جہاں مکتب کے باہر دو پانی کا مٹکا رکھا ہوا تھا۔ کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ دو بچے پانی کھڑے ہوکر پی رہے تھے۔ ماسٹر دینا ناتھ کے ساتھی اُستاد نے بچوں کو آواز دے کر کہا کہ ''پانی کھڑے ہوکر نہیں پینا چاہیے۔'' مگر یہ انداز ڈانٹنے کا تھا۔ بچے اُن کی باتوں کو ان سُنا کرکے پانی پیتے رہے اور۔۔۔۔

دو روز کے بعد ماسٹر دینا ناتھ اور اُن کے دوست اسی شاہراہ سے گزر رہے تھے دیکھا کہ بچے پانی کھڑے ہوکر پی رہے ہیں تو کچھ بچے پانی ایک دوسرے پر پھینک رہے ہیں۔ اس منظر کو ایک استاد نے دیکھا اور پانی کے مٹکے کے قریب پہنچے۔ بچوں کو سلام کیا اور مخاطب ہوئے۔ پانی پینے سے پہلے گلاس کو دھولیں، حسب ضرورت پانی گلاس میں لیں، پانی کے اندر جھانک لیں، پانی بیٹھ کر تین سانس میں پی لیں۔ پانی ایک قیمتی دولت ہے اُسے ضائع نہ ہونے دیں۔ تمام بچے استاد کو دیکھ رہے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد مکتب کے قریب سے اساتذۂ کرام کا گزر ہوا تو ایک بچہ پانی کو اُسی طرح پی رہا تھا جیسا کہ اُسے عملی مشاہدہ کرکے بتایا گیا تھا۔

المیہ

جب تعلیم نہیں تھی، تو معاشرہ میں بڑے، چھوٹے کا ادب تھا اب تعلیم کا جال بچھا ہوا ہے۔

تو معاشرے میں بڑے بزرگوں کے ساتھ گپتی، تلوار، کوئتہ اور کٹر سے جان لیوا حملہ، روز کا معمول ہوگیا ہے۔

عملی تربیت کا فقدان ہے کہ لوگوں کے دلوں سے ڈر و خوف نکل گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆



رحمٰن عباس کا ناول برطانیہ کے معروف ادبی انعام کے لیے شارٹ لسٹ

ممبئی: ۱۷؍نومبر (پریس نوٹ) ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ معروف ناول نگار رحمٰن عباس کا ناول 'ایک طرح کا پاگل پن' اپنے انگریزی ترجمے A Sort of Madness کے ساتھ برطانیہ کے معروف ادبی مقابلے 'جان ڈرائیڈن ترجمہ مقابلہ (John Dryden Translation Competition) کے لیے شارٹ لسٹ کیا گیا ہے۔ اس مقابلے کی شارٹ لسٹ میں مجموعی طور پر تین کتابیں شامل ہیں۔ ناول کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ نیویارک میں انگریزی کی استاد شنا آر۔ چودھری کر رہی ہیں۔ جان ڈرائیڈن ترجمہ مقابلہ ایک سالانہ بین الاقوامی ادبی مقابلہ ہے، جس کا انعقاد یونیورسٹی آف لیڈز کے اسکول آف لینگویجز، کلچرز اینڈ سوسائٹیز کے تعاون سے کیا جاتا ہے، جبکہ برٹش کمپیریٹو لٹریچر ایسوسی ایشن اس کی سرپرستی کرتی ہے۔ اس سال اس مقابلے کے لیے دنیا کی مختلف زبانوں سے 150 غیر مطبوعہ ادبی تراجم موصول ہوئے تھے۔ یونیورسٹی آف لیڈز کی پریس ریلیز کے مطابق رحمٰن عباس کا ناول ان میں سے منتخب ہونے والی تین شارٹ لسٹ شدہ کتابوں میں شامل ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں سے موصول ہونے والے 150 ادبی مسودوں میں اردو ناول کا تین منتخب تخلیقات میں شامل ہونا اردو ادب کے لیے ایک اہم اعزاز ہے۔ یہ کامیابی ناول کی ادبی اہمیت اور مترجم شنا آر۔ چودھری کی ترجمہ نگاری کی صلاحیتوں کا اعتراف بھی ہے۔ اس انتخاب سے اردو ناول کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے اور اس کی پذیرائی کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ واضح رہے کہ رحمٰن عباس کا ناول 'ایک طرح کا پاگل پن' آئندہ سال پینگوئن رینڈم ہاؤس انڈیا کے زیرِ اہتمام انگریزی زبان میں شائع ہوگا۔

بھیونڈی میں مہاوکاس اگھاڑی کی 'ووٹ بچاؤ، دیش بچاؤ' مہم کی اہم میٹنگ منعقد

پارٹی کے کارپوریٹروں کی غیر موجودگی پر انچارج منیشا پوار نے سخت ناراضگی ظاہر کی؛ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو برطرف کرنے کا مطالبہ



بھیونڈی : ۱۷؍نومبر (شارف انصاری): بھیونڈی میں مہاوکاس اگھاڑی کی 'ووٹ بچاؤ، دیش بچاؤ' مہم کے تحت راجستھان کی سابق رکن اسمبلی اور مہم کی انچارج منیشا پوار کا بھیونڈی کانگریس دفتر میں پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر انہوں نے ووٹنگ کے حق، انتخابی عمل میں شفافیت اور آئینی و جمہوری اقدار کے تحفظ کے لیے مہاوکاس اگھاڑی کے عہدیداران اور کارکنان کے ساتھ مل کر بھیونڈی کے پرانت آفیسر کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی کارکردگی اور طریقۂ کار کی جانچ کرنے، ان کے خلاف کارروائی کرنے اور اخلاقی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے انہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک بیان بھی جاری کیا گیا۔ اس کے بعد انڈیا اتحاد کے مختلف سیاسی جماعتوں کے عہدیداران اور کارکنان پرانت آفیسر کے دفتر پہنچے، جہاں وفد نے افسر سے ملاقات کر کے اپنا میمورنڈم سپرد کیا۔ اس موقع پر کانگریس پارٹی کے ایک بھی کارپوریٹر کی عدم موجودگی پر مہم کی انچارج منیشا پوار نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس معاملے کی شکایت آل انڈیا کانگریس کی اعلیٰ قیادت اور ریاستی صدر سے کریں گی۔ میمورنڈم میں ووٹر لسٹوں میں مبینہ بے ضابطگیوں، اہل ووٹروں کے نام خارج کیے جانے کی شکایات اور انتخابی عمل کی شفافیت سے متعلق سوالات اٹھائے گئے۔ اس کے علاوہ خصوصی گہری نظر ثانی (SIR) کے دوران فیصلے لینے کے طریقۂ کار پر بھی اعتراضات ظاہر کیے گئے۔ منیشا پوار نے کہا کہ ان تمام معاملات پر مہاوکاس اگھاڑی کا متحدہ موقف واضح ہے۔ اسی سلسلے میں شیوسینا کے مرکزی دفتر میں تمام اتحادی جماعتوں کے رہنماؤں کی ایک اہم میٹنگ بھی منعقد کی گئی۔ اس میٹنگ میں بھیونڈی شہر ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر عابد منصف خان، سابق رکن پارلیمنٹ سریش ٹاورے، ریاستی نائب صدر رانی اگروال، شیوسینا کے جوائنٹ رابطہ سربراہ منوج گگے، مغربی علاقے کے پردیپ بوڈکے، مشرقی علاقے کے نجیندر گلوی، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے شعیب گڈو، بھارتیہ کمیونسٹ پارٹی کے وجے کامبلے، ضلع جنرل سکریٹری منوج شریواستو سمیت مختلف سیاسی جماعتوں کے اہم عہدیداران اور رہنما موجود تھے۔ اس موقع پر تمام رہنماؤں نے ووٹروں کے حقوق اور انتخابی عمل میں شفافیت کو یقینی بنانے کے حوالے سے اپنے خیالات پیش کیے۔ مہاوکاس اگھاڑی نے واضح کیا کہ ووٹروں کے حق رائے دہی کا تحفظ، انتخابی عمل سے متعلق شکایات کی غیر جانبدارانہ جانچ اور جمہوری اداروں پر عوام کے اعتماد کو برقرار رکھنے کے مقصد سے 'ووٹ بچاؤ، دیش بچاؤ' مہم کے تحت یہ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

خدمت ٹرسٹ آف انڈیا کے زیرِ اہتمام اسلامی کوئز مقابلے کا کامیاب انعقاد

سیتامڑھی: ۱۷؍نومبر (پریس ریلیز) خدمت ٹرسٹ آف انڈیا، برار کے زیر اہتمام 15 نومبر 2026ء بروز اتوار، اردو مڈل اسکول، برار، بلاک نان پور، ضلع سیتامڑھی، بہار میں اسلامی کوئز مقابلے کا پُرامن، خوش گوار اور مکمل شفافیت کے ساتھ کامیاب انعقاد عمل میں آیا، جس میں ضلع بھر کے مختلف تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 200 طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ٹرسٹ کے ذمہ داران نے کہا کہ اس اسلامی کوئز مقابلے کے انعقاد کا بنیادی مقصد نئی نسل کو اسلامی معلومات اور دینی تعلیمات سے روشناس کرانا، ان کی صحیح رہنمائی کرنا اور ان کے اندر دینی علوم کے حصول کا شوق، جذبہ اور رغبت پیدا کرنا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ بچے دین کی بنیادی تعلیمات سے واقف ہوں، اسلامی احکام و اقدار کو سمجھیں اور انہیں اپنی عملی زندگی میں اپنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسی مقصد کے پیشِ نظر خدمت ٹرسٹ آف انڈیا کی جانب سے وقتاً فوقتاً مختلف تعلیمی، اصلاحی اور دینی پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ و طالبات کو گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے، تاکہ نئی نسل کی دینی علمی اور اخلاقی تربیت کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا جا سکے۔ ذمہ داران نے خدمت ٹرسٹ آف انڈیا کے قیام کے اغراض و مقاصد، مستقبل کے منصوبوں اور اب تک انجام دی جانے والی مختلف تعلیمی، سماجی اور فلاحی خدمات پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ خدمت ٹرسٹ آف انڈیا بلا تفریق مذہب و ملت انسانی خدمت کے جذبے کے تحت ملی، سماجی اور فلاحی سرگرمیوں میں سرگرم عمل ہے۔

کلامِ اقبال کی عصری معنویت پر قومی سیمینار، ملک بھر کے ممتاز محققین کی شرکت



(راست) سہ ماہی ادبی و تحقیقی رسالہ "ادب سلسلہ" نئی دہلی کے زیر اہتمام شعبہ اردو، الہ آباد یونیورسٹی کے اشتراک سے کریلی باغ، پریاگ راج کے نواب گارڈن میں "کلام اقبال کی عصری معنویت" کے عنوان سے ایک روزہ قومی سیمینار منعقد ہوا۔ ملک کی مختلف جامعات اور علمی و ادبی اداروں سے وابستہ ممتاز اساتذہ، دانش وروں، ادبا اور محققین نے شرکت کی۔ سیمینار کے دوران مختلف علمی نشستوں میں علامہ اقبال کے فکر و فن، فلسفہ خودی، انسان دوستی، اخوت اور انسانی اقدار کے تناظر میں ان کے کلام کی عصری معنویت پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ سیمینار کی صدارت معروف نقاد اور دانش ور پروفیسر علی احمد فاطمی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کہا کہ اقبال کا کلام انسان کو خود شناسی، خودداری اور سماجی ذمہ داری کا شعور عطا کرتا ہے۔ ان کی شاعری محض جمالیاتی اظہار نہیں بلکہ ایک وسیع فکری اور انسانی ویژن کی حامل ہے۔ اقبال کے یہاں انسان کی عظمت، خود اعتمادی اور اجتماعی زندگی کے تقاضوں کا جو تصور ملتا ہے، وہ آج بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اقبال کے کلام کو اس کے وسیع سماجی، تہذیبی اور انسانی پس منظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ابتداء میں رسالہ "ادب سلسلہ" کے مدیر محمد سلیم علیگ نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے ملک کے مختلف حصوں سے تشریف لانے والے مہمانوں، مقالہ نگاروں اور شرکا کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے سیمینار کے انعقاد کے اغراض و مقاصد اور موضوع کی علمی و ادبی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ پروفیسر زاہد الحق (ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ) نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پروفیسر صالحہ رشید (سابق صدر شعبہ عربی و فارسی، الہ آباد یونیورسٹی) اور سینئر صحافی مظہر عالم مظہری (پنجاب کیسری و ہند سماچار گروپ، جالندھر) مہمانانِ اعزازی تھے۔ پروفیسر زاہد الحق نے اپنے خطاب میں کہا کہ اقبال کی شاعری میں انسان اور انسانیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے افکار کسی ایک عہد یا خطے تک محدود نہیں، بلکہ ان میں پوری انسانیت کے لیے رہنمائی کا سامان موجود ہے۔ انہوں نے نئی نسل کو اقبال کے فکر و فن سے روشناس کرانے اور ان کے کلام پر سنجیدہ تحقیقی کام کو فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ پروفیسر صالحہ رشید نے اقبال کے کلام میں انسانی احساسات، سماجی شعور اور فکری بالیدگی کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ادب، تعلیم اور معاشرے کے باہمی رشتوں کو موضوع بنایا، جب کہ مظہر عالم مظہری نے ادبی و فکری مباحث کو عوام تک پہنچانے میں صحافت کے کردار پر اظہار خیال کیا۔ سیمینار میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ڈاکٹر ریحان اختر قاسمی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے اقبال کی شاعری، فلسفہ خودی اور تصورِ انسان کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ اقبال کا پیغام انسان کو نہ صرف اپنی ذات بلکہ معاشرے کے تئیں بھی ذمہ داری کا احساس دلاتا ہے اور بہتر انسانی اقدار کی تشکیل کی تحریک دیتا ہے۔ سیمینار کا پہلا علمی اجلاس ڈاکٹر عبد الکلی (مگدھ یونیورسٹی، گیا) کی نگرانی میں منعقد ہوا، جس میں مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالات پیش کیے گئے۔ اس موقع پر اقبال کے

یوسی سی پر رائے درج کرانے کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع، بھیونڈی کی کل جماعتی تنظیم کی عوام سے اپیل

اب 15 دسمبر تک آن لائن اپنی رائے درج کرا سکیں گے شہری، مساجد میں اعلانات کے ذریعے بیداری پیدا کرنے کی درخواست

بھیونڈی: ۱۷؍نومبر (شارف انصاری):- یکساں سول کوڈ (یوسی سی) کے معاملے میں مہاراشٹر میں عوام کی رائے اور تجاویز درج کرانے کی مدت میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اب شہری 15 دسمبر 2026 تک اپنی رائے آن لائن درج کرا سکیں گے۔ اس سلسلے میں بھیونڈی کی کل جماعتی تنظیم نے مسلم معاشرے سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس عمل میں حصہ لے کر اپنی رائے درج کرائیں۔ تنظیم نے شہر کی مساجد کے ذمہ داران، ائمہ اور خطبا سے درخواست کی ہے کہ جمعہ کی نماز سمیت دیگر نمازوں کے بعد اعلانات کے ذریعے عوام میں بیداری پیدا کریں۔ تنظیم کے مطابق آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس (ایف ایم ایم) کی جانب سے یوسی سی کے سلسلے میں جوابات تیار کیے گئے ہیں، جنہیں آن لائن ذرائع سے عوام تک پہنچایا جا رہا ہے۔ شہریوں کو فراہم کردہ کیو آر کوڈ یا لنک کے ذریعے اپنی ذاتی معلومات درج کر کے مقررہ خانوں میں نشان لگاتے ہوئے اپنی رائے بھیجنی ہے۔ اس مقصد کے لیے مساجد کے داخلی دروازوں پر کیو آر کوڈ والے پوسٹر بھی لگائے گئے ہیں۔ لوگ اپنے موبائل فون سے کیو آر کوڈ اسکین کر کے یہ عمل مکمل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ گھر کے دیگر افراد کو بھی اپنے اپنے موبائل فون کے ذریعے رائے درج کرانے کی ترغیب دینے کی اپیل کی گئی ہے۔ کل جماعتی تنظیم نے اس مہم کو وسیع پیمانے پر عوام تک پہنچانے کے لیے مساجد میں روزانہ کسی ایک نماز کے بعد اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد دعا سے قبل خصوصی اعلان کرنے کی درخواست کی ہے، تاکہ مدت میں توسیع کا زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں اور اپنی رائے درج کرا سکیں۔ اس اپیل پر مولانا حلیم اللہ قاسمی، مولانا مطیع الحق، مفتی سید حذیفہ قاسمی، مولانا سید اظہار حسین زیدی، مولانا ابو طالب فلاحی، مولانا شمشاد احمد نوری، مولانا ظہیر الدین برکاتی، انور علی انصاری، حافظ محمد اکرم، بابا فرید الدین، مفتی لئیق، مولانا رئیس احمد ندوی، مولانا جمیل الرحمٰن قاسمی، سراج احمد خان، عمار یاسین ماسٹر اور ڈاکٹر انتخاب عالم سمیت مختلف مذہبی و سماجی تنظیموں کے نمائندوں نے تعاون کی اپیل کی ہے۔ کل جماعتی تنظیم بھیونڈی کے کنوینر مولانا اوصاف احمد فلاحی نے مساجد کے ذمہ داران سے اس مہم میں تعاون کرنے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک اس کی اطلاع پہنچانے کی درخواست کی ہے۔

اسرائیل کے ساتھ تجارتی روابط انسانی اقدار اور ہندوستان کی دیرینہ فلسطین پالیسی کے منافی

حکومت تلنگانہ سے اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنے امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند حلقہ تلنگانہ کا مطالبہ

حیدرآباد (16؍نومبر 2026): میر حلقہ جماعت اسلامی ہند حلقہ تلنگانہ جناب محمد اظہر الدین نے حکومت تلنگانہ کی جانب سے اسرائیل کے ساتھ تجارتی و دیگر تعلقات استوار کرنے کی کوششوں پر تشویش اور سخت ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کے ساتھ ایسے وقت میں تجارتی روابط کو فروغ دینا، جب فلسطین میں معصوم شہریوں، خواتین اور بچوں پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے، انسانی اقدار، اخلاقی اصولوں اور انصاف کے تقاضوں کے سراسر منافی ہے۔ اپنے جاری کردہ صحافتی بیان میں جناب محمد اظہر الدین نے کہا کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی میں فلسطین کے منصفانہ مسئلے کی حمایت ایک طویل تاریخی روایت رہی ہے۔ ایسے میں ریاستی حکومت کی جانب سے اسرائیلی کمپنیوں کے ساتھ تجارتی اور معاشی روابط کو فروغ دینے کے اقدامات کئی سوالات پیدا کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں حکومتوں کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے اقدامات سے گریز کریں جن سے مظلوم فلسطینی عوام کے خلاف جاری مظالم میں ملوث اداروں اور کمپنیوں کو بالواسطہ یا بلاواسطہ تقویت پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ امیر حلقہ جناب محمد اظہر الدین نے تلنگانہ حکومت کے ان اقدامات کے خلاف جمہوری اور پُرامن انداز میں احتجاج کرنے والے اسٹوڈنٹ اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (SIO) تلنگانہ کے ریاستی ذمہ داران اور دیگر نوجوانوں کو پولیس کی جانب سے حراست میں لیے جانے، تقریباً سات گھنٹوں تک پولیس کی تحویل میں رکھنے اور ریاست کے مختلف مقامات پر نوجوانوں کو ہراساں کیے جانے کی بھی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے جمہوری حقوق کا استعمال کرتے ہوئے حکومت کے فیصلوں پر اختلافِ رائے ظاہر کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ پُرامن احتجاج اور اپنے موقف کے اظہار کا حق ہندوستانی جمہوریت کی بنیادی روح اور آئینی اقدار کا حصہ ہے۔ اس حق کو طاقت، گرفتاریوں اور پولیس کارروائیوں کے ذریعے دبانے کی کوششیں نہ صرف افسوس ناک ہیں بلکہ جمہوری روایات کے لیے بھی نقصان دہ ہیں۔ امیر حلقہ نے ریاستی حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ کیے جانے والے تمام تجارتی، معاشی اور دیگر معاہدات و روابط کا فوری جائزہ لے اور ایسے تمام اقدامات سے دستبردار ہو جو انسانی حقوق اور فلسطینی عوام کے ساتھ یکجہتی کے اصولوں سے متصادم ہوں۔ جناب محمد اظہر الدین نے حکومت کو متوجہ کیا کہ عوامی جذبات اور انسانی حقوق کے حوالے سے حساس معاملات میں یکطرفہ فیصلے کرنے کے بجائے عوامی رائے اور اخلاقی ذمہ داریوں کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ انہوں نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسرائیل کے ساتھ تجارتی روابط کے فروغ سے گریز کرے، پُرامن احتجاج کرنے والے نوجوانوں کے خلاف پولیس کارروائیوں اور ہراسانی کا سلسلہ فوری بند کرے اور جمہوری حقوق کے احترام کو یقینی بنائے۔

کشن گنج کا دل آزار واقعہ اور اتحادِ امت کی ضرورت: مولانا انوار الحق قاسمی



نیپال (17/نومبر: راست): گزشتہ 11/نومبر کو صوبہ بہار کے ضلع کشن گنج کے ارہ باڑی آم گاچھی میں ایک نہایت دل آزار معاملہ پیش آیا ہے۔ معاملہ کی تفصیل یہ ہے کہ ارہ باڑی آم گاچھی میں ایک بارات آئی ہوئی تھی لڑکا بریلوی مسلک سے جب کہ لڑکی دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔ بہ حیثیت نکاح خواں ایک بریلوی عالم دین مولانا شفیع الرحمٰن رضوی تشریف لائے ہوئے تھے۔ نکاحی مجلس میں نکاح خوانی سے قبل مولانا شفیع الرحمٰن رضوی نے کہا کہ: "میں اس وقت تک نکاح خوانی سے گریزاں رہوں گا، تا آں کہ میں علماء دیوبند کو کافر نہ قرار دوں اور لڑکی کو باضابطہ سنی نہ بنالوں؛ کیوں کہ اگر میں نے ایسا نہیں کیا، تو پھر میرا ایمان خطرے میں ہے؛ چناں چہ میں علماء دیوبند کو کافر گردانتا ہوں۔" سامعین کے کانوں میں جوں ہی یہ الم انگیز اور رشتے کا قاتل جملہ پڑا، لوگوں میں نہایت بھونچال آگیا اور اشتعالی کیفیت اس قدر بڑھی کہ طے شدہ نکاح بھی ہونے سے رک گیا۔ اس نفرتی معاملہ کی خبر جب سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی، تو علماء کرام، دانشورانِ قوم و ملت، حتیٰ کہ عوام تک نے خوب مذمت کی اور علاقے کے علماء اور سر برآوردہ شخصیات نے مولانا شفیع الرحمٰن رضوی کے خلاف ایک پنچایت کی، جس میں مولانا نے اپنے نامناسب عمل اور سم قاتل جملہ سے رجوع کیا اور آئندہ پھر ایسی بدترین حرکت نہ کرنے کا عزم کیا۔ اس موقع پر جمعیت علماء روتھٹ نیپال کے ترجمان اور سکریٹری مولانا انوار الحق قاسمی نے کہا کہ: "یہ معاملہ کوئی پہلا معاملہ نہیں ہے، نیپال میں تو اس طرح کے معاملات کثرت سے پیش آتے رہتے ہیں، بس فرق یہ ہے کہ کوئی معاملہ سوشل میڈیا پر وائرل ہوتا ہے اور کوئی مقامی لوگوں میں ہی چرچے کے بعد پھر ختم ہو جاتا ہے۔" مولانا نے مزید یہ کہا کہ: یہ ایک حقیقت ہے کہ بریلوی عوام نہایت سنجیدہ اور علماء کے قدر داں ہیں، جب کہ ان کے علماء کرام دیوبندی علماء سے غایت درجہ عناد رکھتے ہیں۔ علماء دیوبند سے ان کا عناد اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ ان سے ملنے کی بات تو دور، ان کا چہرہ تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے ہیں۔" مولانا نے کہا کہ: "یہ دور مسلک کی بنیاد پر انتشار پھیلانے یا عداوت رکھنے کا نہیں ہے؛ بل کہ یہ دور مسلمانوں کے باہم متحد ہونے کا ہے۔ اگر مسلمانوں نے اسلام کی بنیاد پر متحد ہونے کو ترجیح نہیں دی؛ بل کہ اختلافات کو مزید بڑھانے کے لیے کوشاں رہے، تو پھر مسلمانوں کی حالت مزید ناگفتہ بہ بن جائے گی، اس لیے اپنی حالت کو بہتر بنانے اور اسلام کے قد کو مرتفع کرنے کے لیے ضرور متحد ہونے کی سعی بلیغ کریں۔"

غزل

امیر الدین امیر بیدر کرناٹک

غم اُبلتا اک کھنڈر تھا گھر نہ تھا
دل کوئی چٹان تھا مرمر نہ تھا

درد کا احساس بھی اک جھوٹ بات
بولنے کا سچ کوئی خوگر نہ تھا

خواہشیں دنیا کی اک چٹان تھی
غرق ہو ہو کر بدن کچھ تر نہ تھا

تھا جو چوکنا خرد کا پہرہ دار
دل قفس میں بند تھا اکشر نہ تھا

نیلا نیلا آسماں یا چاندنی
آپ سے خالی کوئی منظر نہ تھا

سب نے سمجھا ہو گئی لمبائی کم
مجھ سے سایہ دوسرا بڑھ کر نہ تھا

پھر تمہارا کون قاتل ہے امیرؔ
ہاتھ میں دنیا کے جب خنجر نہ تھا

غزل

زہد وارثی، پربھانپور

ہے چاند پر جو مصیبت گہن میں ہونے کی
افق سے آنے لگی ہیں صدائیں رونے کی

میں جانتا ہوں کہ وہ نور بن کے ظلمت میں
گواہی دے گا مرے آس پاس ہونے کی

منافقوں کی ضیافت کا انتظام کرو
خوشی مناؤ، جہالت میں عمر کھونے کی

مری انا جسے خلوت میں چھوڑ آئی تھی
چبھن ہے دل میں ابھی تک اسی کھلونے کی

قدم قدم پہ ترے حوصلے بڑھاؤں گا
خوشی ملے گی تجھے ہم رکاب ہونے کی

میں اپنے آپ سے مایوس ہونے والا ہوں
یہ ساعتیں ہیں ترا اعتبار کھونے کی

اب اس کے بخت میں نفرت کی فصل ہے زاہدؔ
سزا ملی اسے لہجہ میں زہر بونے کی

سری لنکن ٹیم 98 رنز پر ڈھیر: 'راولپنڈی میں کسی بھی ٹیم کا اب تک کا سب سے کم سکور'

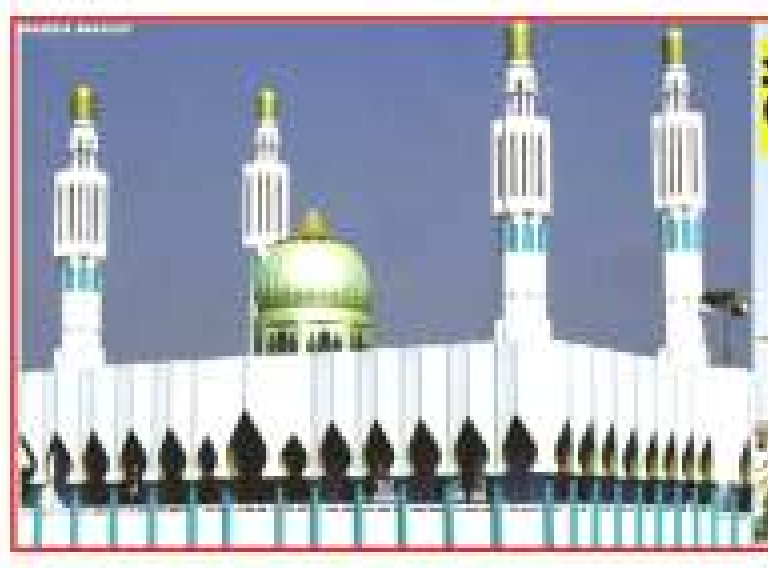


(۱۷؍نومبر: بی بی سی اردو) پاکستان اور سری لنکا کے درمیان راولپنڈی میں جاری دوسرے ٹیسٹ میچ کے پہلے روز پاکستان نے سری لنکا کو پہلی اننگز میں محض 98 رنز پر آل آؤٹ کر دیا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان راولپنڈی میں کھیلے گئے پہلے ٹیسٹ میچ کا کوئی نتیجہ نہ نکلنے کے بعد دوسرا ٹیسٹ جیتنے والی ٹیم سیریز اپنے نام کر لے گی۔ منگل کے روز پاکستان کے کپتان بابر اعظم نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا تو ان کے فاسٹ بالرز نے اسے بہترین فیصلہ ثابت کر دیا۔ سری لنکا کی پہلی وکٹ چھ رنز کے سکور پر اس وقت گری جب پہلے میچ کے ہیرو ثاقب خان نے پسندو سور یا بندارا کو آؤٹ کر دیا۔ اس کے بعد سری لنکا کی وکٹیں گرنے کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری رہا اور کھانے کے وقفے تک سری لنکا کے 85 رنز پر چھ کھلاڑی آؤٹ ہو چکے تھے۔ کھانے کے بعد سری لنکا کی ٹیم مزید صرف ساڑھے چھ اوور کھیل سکی اور پوری ٹیم پہلی اننگز میں محض 98 رنز کے مجموعی سکور پر آؤٹ ہو گئی۔ پاکستان کی جانب سے محمد عباس نے 14 رنز دے کر تین، رضا اللہ 21 کے عوض تین جبکہ عامر جمال 24 رنز دے کر تین وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کے چوتھے فاسٹ بالر ثاقب خان نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ خیال رہے کہ یہ سری لنکن ٹیم کا ایک اننگز میں پاکستان کے خلاف چوتھا سب سے کم سکور ہے۔ 'اُمید ہے اگلی دہائی میں پاکستان کی باری آئے گی'، انڈیا میں دو بڑے ایونٹس کے ساتھ آئی سی سی ٹورنامنٹس کے میزبانوں کا اعلان سری لنکا کی پوری ٹیم کے 98 رنز پر آؤٹ ہونے کے بعد سوشل میڈیا صارفین پاکستانی بالرز کی تعریفیں کرتے نظر آئے۔ کرکٹ تجزیہ کار مظہر ارشد لکھتے ہیں کہ سری لنکا کی پوری ٹیم 98 رنز پر آؤٹ ہو گئی، اور تمام 10 وکٹیں پاکستان کے فاسٹ بولرز نے حاصل کیں۔' ٹیسٹ کرکٹ میں یہ راولپنڈی میں کسی بھی ٹیم کا اب تک کا سب سے کم سکور ہے۔' سپورٹس صحافی سلیم خالق لکھتے ہیں کہ 'پچ مشکل ہے، اب بیٹرز کو ذمہ داری سے کھیلنا ہوگا۔' کاشف نامی ایکس صارف لکھتے ہیں کہ پاکستان کے فاسٹ بولرز نے 'ڈریم پرفارمنس' دکھائی جبکہ 'بابر اعظم کی کپتانی بھی شاندار رہی'۔ اشر جاوید نامی ایکس صارف لکھتے ہیں کہ پاکستانی فاسٹ بولرز نے شاندار بولنگ کا مظاہرہ کیا۔ 'اب بلے بازوں کو بڑا اسکور کر کے میچ پر اپنی گرفت مزید مضبوط بنانا ہوگی۔' وسیم اکرم نامی ایک صارف لکھتے ہیں 'کیا شاندار بولنگ کا مظاہرہ تھا، یقین نہیں آ رہا! ہمارے فاسٹ بولرز نے پنڈی میں سری لنکا کی بیٹنگ لائن کو تباہ کر کے رکھ دیا!' جہاں کئی صارفین پاکستانی بالرز کی شاندار کارکردگی کی تعریف کرتے نظر آئے وہیں کچھ لوگ بابر اعظم کی کپتانی کو بھی سراہ رہے ہیں۔ ایک صارف لکھتے ہیں کہ پاکستانی پیسرز کی جانب سے بہترین بولنگ کا مظاہرہ کیا گیا، جبکہ بابر اعظم کی فیصلہ سازی اور کپتانی بھی شاندار رہی۔

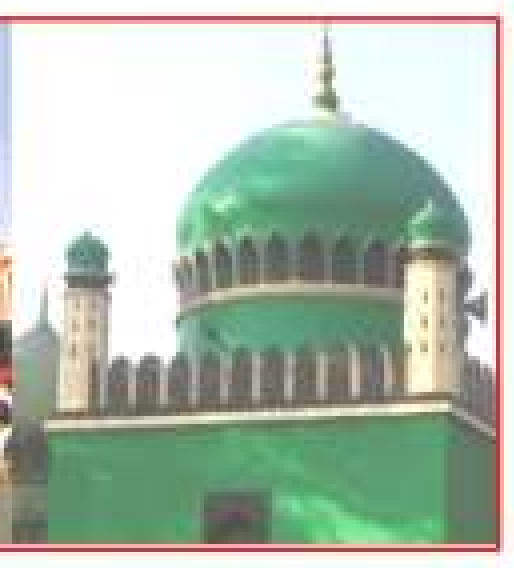
بحرین میں 47 شیعہ علما کو عمر قید کی سزا کیوں سنائی گئی؟

(ڈیوڈ گرٹن: بی بی سی اردو): بحرین کی ایک عدالت نے ایران سے روابط اور دہشت گردی کے الزامات کے تحت 64 شیعہ مسلمانوں کو عمر قید کی سزا سنائی ہے، جن میں 47 علما شامل ہیں۔ برطانیہ میں قائم انسانی حقوق کی تنظیم بحرین انسٹیٹیوٹ فار رائٹس اینڈ ڈیموکریسی (بی آئی آر ڈی) کے مطابق منامہ کی ہائی کریمنل کورٹ نے مزید پانچ افراد کو 15، 15 سال قید کی سزائیں بھی سنائی ہیں۔ بحرین کے اٹارنی جنرل نے سزاؤں کی تصدیق کی ہے، تاہم انھوں نے مقدمے میں نامزد افراد کی تعداد یا ان کی شناخت ظاہر نہیں کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ملزمان پر ایران کے پاسدارانِ انقلاب سے منسلک ایک دہشت گرد تنظیم قائم کرنے کا الزام تھا۔ بی آئی آر ڈی نے ان فیصلوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مقدمے میں تشدد، زبردستی اعترافِ جرم کرانے اور ملزمان کو اپنے دفاع کے مواقع محدود کیے جانے کے سنگین اور قابلِ اعتبار الزامات سامنے آئے ہیں۔ سنی حکمران خاندان کے زیرِ اقتدار بحرین میں فروری میں امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے ساتھ جنگ شروع ہونے کے بعد سے مبینہ طور پر سینکڑوں افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ تر ملک کی شیعہ اکثریت سے تعلق رکھتے ہیں اور ان پر جاسوسی اور دہشت گردی کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے ایران کے 'دشمن اور مجرمانہ اقدامات سے ہمدردی اور ان کی تعریف' کرنے کے الزامات کے تحت درجنوں افراد کی بحرینی شہریت بھی ختم کی جا چکی ہے۔ جنگ کے دوران ایران نے بحرین اور دیگر خلیجی عرب ممالک کو ہزاروں میزائلوں اور ڈرونز سے نشانہ بنایا ہے جہاں امریکی فوجی اڈے موجود ہیں۔ اتوار کو بحرین کی فوج نے کہا تھا کہ اس نے ایران کے کئی فضائی حملوں کو ناکام بنایا ہے۔ ان میں 47 شیعہ مذہبی رہنما شامل ہیں، جن میں شیخ محمد سنقور اور شیخ علی السعدادی بھی شامل ہیں۔ یہ دونوں دراز کے امام صادق گرینڈ مسجد میں جمعے کی نماز کی امامت کرتے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ راس رمان کی گرینڈ مسجد کے سابق امام سید موسیٰ الوداعی بھی ملزمان میں شامل ہیں۔ دیگر نو افراد کا تعلق ان مذہبی رہنماؤں سے تھا، جن میں مذہبی مجالس میں نوحہ اور مرثیہ پڑھنے والے افراد بھی شامل ہیں۔ تنظیم کے مطابق باقی 13 ملزمان کے خلاف ان کی غیر موجودگی میں مقدمہ چلایا گیا۔ ان میں جلاوطن مذہبی رہنما آیت اللہ شیخ عیسیٰ قاسم بھی شامل ہیں، جنھیں بحرین کی شیعہ برادری کا روحانی رہنما سمجھا جاتا ہے۔ بحرینی حکام کا کہنا ہے کہ ان میں سے بیشتر افراد ایران میں موجود ہیں۔




दैनिक वरक ए ताजा


4
مقامی وعلاقائی
خبریں
18رنومبر 2026
روزنامہ ورق تازہ

ریت مافیا کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس کی سخت کاروائی

دومختلف کاروائیوں میں ۸۰ رلاکھ ۵۰ رہزار کا مال ضبط، ڈرائیور گرفتار



ناندیڑ: ۷ارنومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں قدرتی وسائل بالخصوص ریت کی غیر قانونی کان کنی اور اسمگلنگ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے سخت احکامات پر شروع کی گئی خصوصی مہم کے تحت، ناندیڑ دیہی (رورل) پولیس کے کرائم برانچ اسکواڈ نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس ٹیم نے دو مختلف مقامات پر اچانک چھاپہ مار کاروائیاں انجام دیتے ہوئے غیر قانونی ریت سے بھرے دو ہائیوا ٹرک اور مجموعی طور پر 10 براس ریت ضبط کرلی ہے۔ ضبط کیے گئے مدے مال کی کل مالیت 80 لاکھ 50 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق 16 نومبر 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس کا کرائم انویسٹی گیشن اسکواڈ وشنو پوری علاقے میں گشت پر مامور تھا۔ اسی دوران انہیں خفیہ اطلاع ملی کہ واڑی پاٹی سے ایک ہائیوا ٹرک کے ذریعے ریت کی اسمگلنگ کی جارہی ہے۔ پولیس دستے نے فوری کاروائی کرتے ہوئے سیوگ کیمپس روڈ پر جال بچھایا اور ناناکچی کے ہائیوا ٹرک (نمبر BD-4100-MH-26) کو روک لیا۔ تلاشی کے دوران ٹرک میں 5 براس ریت پائی گئی، جس کی کوئی رائلٹی رسید یا پرمٹ ڈرائیور کے پاس موجود نہیں تھا۔ پولیس نے 40 لاکھ مالیت کا ٹرک اور 25 ہزار روپے کی ریت ضبط کر کے ملزم ڈرائیور گنیش دشرتھ گائیکواڑ (32 سال، ساکن باہلگاؤں، حال مقام شاہو نگر، سڈکو) کے خلاف مقدمہ نمبر 1466 / 2026 درج کرلیا۔ اسی روز ایک اور خفیہ اطلاع کی بنیاد پر، پولیس دستے نے بجگوان بابا چوک، ناندیڑ روڈ پر بھی جال بچھا کر ایک اور مشتبہ ہائیوا ٹرک (نمبر BE-4100-MH-26) کو پکڑ لیا۔ اس ٹرک سے بھی 5 براس غیر قانونی ریت برآمد ہوئی اور متعلقہ کاغذات نہ ملنے پر پولیس نے 40 لاکھ کا ٹرک اور 25 ہزار روپے کی ریت (کل 40 لاکھ 25 ہزار روپے) موقع پر ہی ضبط کرلی۔ اس معاملے میں بھی اسی ملزم گنیش دشرتھ گائیکواڑ کو نامزد کرتے ہوئے ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند (BNS) 2023 کی دفعہ 303(2) اور مہاراشٹر لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعات 48(7)، 48(8) کے تحت مقدمہ نمبر 1469 / 2026 درج کیا گیا ہے۔ اس زبردست کاروائی سے ضلع کے ریت مافیا میں شدید کھلبلی مچ گئی ہے۔

مسافروں کے ہجوم کے پیشِ نظر ناندیڑ - چارلا پلی - ناندیڑ کے درمیان خصوصی ٹرین چلانے کا فیصلہ



ناندیڑ: ۷ارنومبر (ورق تازہ نیوز) مسافروں کے بڑھتے ہوئے ہجوم اور تہواروں کے سیزن کی بھیڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے ساؤتھ سینٹرل ریلوے (جنوبی وسطی ریلوے) کے ناندیڑ ڈویژن نے ایک اہم فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے انتظامیہ نے ٹرین آن ڈیمانڈ (طلب پر ٹرین) کے تحت ناندیڑ - چارلاپلی - ناندیڑ کے درمیان ایک خصوصی یک طرفہ (سنگل ٹرپ) ریلوے ٹرین (نمبر 07799 / 07798) چلانے کا باضابطہ اعلان کیا ہے، جس سے اس روٹ پر سفر کرنے والے مسافروں کو بڑی سہولت ملے گی۔ ناندیڑ ریلوے ڈویژن کے محکمہ تعلقات عامہ کی جانب سے جاری کردہ شیڈول کے مطابق، چارلاپلی سے ناندیڑ آنے والی خصوصی ٹرین (نمبر 07799) اتوار 22 نومبر 2026 کی رات 00:23 بجے چارلاپلی سے روانہ ہوگی اور مولا علی، بولارم، میڈچل، واڈی آرام، مرزاپلی، آکناپیٹ، کاماریڈی، نظام آباد، باسر، دھرم آباد، امری اور مدکھیڑ کے راستے ہوتے ہوئے پیر کی صبح 30:06 بجے ناندیڑ اسٹیشن پہنچے گی۔ اسی طرح واپسی کے سفر کے لیے، ناندیڑ سے چارلاپلی جانے والی خصوصی ٹرین (نمبر 07798) جمعرات 26 نومبر 2026 کو صبح 50:05 بجے ناندیڑ سے روانہ ہو کر انہی مقررہ اسٹیشنوں سے گزرتے ہوئے دوپہر 00:14 بجے چارلاپلی پہنچے گی۔ دونوں جانب سے یہ ٹرین صرف ایک ایک پھیرا (سنگل ٹرپ) لگائے گی۔ ریلوے حکام کے مطابق، مسافروں کے آرام دہ سفر کے لیے اس خصوصی ٹرین میں کل 24 آئی سی ایف (ICF) کوچ لگائے گئے ہیں۔ ان ڈبوں میں ایئر کنڈیشنڈ چیئر کار، ایئر کنڈیشنڈ سیکنڈ کلاس، جنرل سیکنڈ کلاس، جنرل کوچ اور لگیج کم بریک وین کوچ شامل ہوں گے۔ ریلوے انتظامیہ نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے سفر اور ٹکٹ ریزرویشن کی منصوبہ بندی کرتے وقت اس خصوصی ٹرین کے مقررہ کرایے اور ٹائم ٹیبل کا خاص خیال رکھیں۔

قحط سالی کے پیشِ نظر نئے بورویل اور کنوئیں کھودنے پر سخت پابندی عائد

۱۵ر دنوں میں 'رگ مشینوں' کا اندراج لازمی قرار



ناندیڑ: ۷ارنومبر (ورق تازہ نیوز): سال 2026 کے خریف سیزن میں بارش کی شدید کمی اور زیرِ زمین پانی کی سطح میں ہونے والی تشویشناک گراوٹ کے پیشِ نظر ناندیڑ ضلع کے تمام 16 تعلقوں کو باضابطہ طور پر 'پانی کی قلت والا' علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اس ممکنہ آبی بحران سے نمٹنے کے لیے ضلع کلکٹر اور ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین راہل کرڈیلے نے ایک اہم اور سخت فیصلہ لیتے ہوئے ضلع بھر میں زیرِ زمین پانی کے بے تحاشا استعمال پر روک لگا دی ہے اور نئے کنوئیں یا بورویل کھودنے پر کڑی پابندیاں عائد کردی ہیں۔ ریاستی حکومت کے حالیہ فیصلوں اور مہاراشٹر گراؤنڈ واٹر ایکٹ 2009 کی دفعات کے تحت، یہ تمام پابندیاں آئندہ ایک سال یا اگلے احکامات تک ضلع کے تمام شہری اور دیہی علاقوں میں نافذ العمل رہیں گی۔ ضلع کلکٹر کے جاری کردہ نئے ضوابط کے مطابق، اب پورے ضلع میں زراعت یا صنعتی استعمال کے لیے 60 میٹر سے زیادہ گہرا کنواں یا بورویل کھودنے پر مکمل پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی عوامی پینے کے پانی کے منبع سے 500 میٹر کے دائرے میں کوئی نیا بورویل یا کنواں نہیں کھودا جاسکے گا۔ اگر کسی عوامی آبی منبع کے ایک کلومیٹر کے دائرے میں کوئی پرائیویٹ کنواں یا بورویل موجود ہے، تو اس سے بھی تجارتی یا آبپاشی کے مقاصد کے لیے بے دریغ پانی نکالنے پر عارضی روک لگا دی گئی ہے۔ ضرورت پڑنے پر متعلقہ سب ڈویژنل افسران اور تحصیلداروں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ عوامی مفاد میں ایسے نجی آبی ذرائع کو عارضی طور پر سرکاری تحویل (Adhigrahan) میں لے لیں۔ مزید برآں، مجاز افسر کی پیشگی اجازت کے بغیر ٹینکروں کے ذریعے پانی کی تجارتی فروخت اور غیر منظم نقل و حمل پر بھی سختی سے ممانعت کردی گئی ہے۔ اس مہم کو سختی سے نافذ کرنے کے لیے انتظامیہ نے ضلع میں کام کرنے والی تمام بورویل رگ مشینوں (Borewell Rig Machines) کے مالکان اور آپریٹرز کے لیے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ 15 دنوں کے اندر اندر متعلقہ سب ڈویژنل مجسٹریٹ یا تحصیلدار کے پاس اپنی مشینوں کا باضابطہ اندراج کروائیں اور ہر مشین پر جی پی ایس (GPS) سسٹم نصب کریں۔ بغیر اجازت نامے کے کھدائی کرتے ہوئے پائے جانے پر بورویل کی مشینری موقع پر ہی ضبط کرلی جائے گی۔ ان احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے افراد یا اداروں کے خلاف گراؤنڈ واٹر ایکٹ کے سیکشن 52 کے تحت سخت قانونی اور تادیبی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔ ضلع کلکٹر راہل کرڈیلے نے تمام شہریوں، کسانوں، صنعت کاروں اور بورویل مالکان سے اپیل کی ہے کہ وہ دستیاب آبی ذخائر کے تحفظ کے لیے انتظامیہ کے ان احکامات پر سختی سے عمل کریں۔

پربھنی میں جمعرات کو اے آئی وائے ایف کا احتجاج

پربھنی: ۷ارنومبر (سید یوسف) پربھنی شہر میں دن بہ دن ٹریفک کا سنگین مسئلہ درپیش آرہا ہے۔ پربھنی شہر میں ٹریفک کا مسئلہ اب صرف روزمرہ کی تکلیف نہیں ہے - بلکہ شہریوں کی حفاظت، طلبہ کے مستقبل اور مفاد عامہ سے متعلق ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ جہاں حکومت شہریوں سے ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی توقع رکھتی ہے، انتظامیہ کو بھی اپنی قانونی اور انتظامی ذمہ داریوں کو مؤثر طریقے سے ادا کرنا چاہیے۔ انتظامیہ کو شہریان کی سڑکوں کو صاف کرنے، ٹریفک جام کو دور کرنے اور مالی مشکلات کا شکار کسانوں اور عام لوگوں کو ریلیف دینے کے لیے شہریوں سے جرمانے کی وصولی کے لیے اتنی ہی فوری کاروائی کرنی چاہیے۔ ٹرانسپورٹ کا انتظام لوگوں کی حفاظت اور سہولت کے لیے پولیس کا وجود ہوا ہے - نہ کہ صرف جرمانے جمع کرنے کے لیے قائم ہوا ہیں۔ اس کے علاوہ پربھنی شہر کی کئی داخلی سڑکوں پر شہریوں کی جانب سے اپنی گاڑیاں پارک کرنے کے لیے کئی جگہوں پر اینٹیں، ریت، گٹی، لوہے کا سامان اور دیگر تعمیراتی سامان عوامی سڑکوں پر پھینک دیا گیا ہے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ کچھ جگہوں پر 80 فیصد تک سڑک بلاک ہے۔ عوامی سڑکیں تمام شہریوں کی مفت اور محفوظ آمدورفت کے لیے ہیں۔ گویا ایسا لگ رہا ہے کہ وہ کسی کے تابع نہیں ہیں۔ عوامی سڑکیں تمام شہریوں کی مفت اور محفوظ آمدورفت کے لیے ہیں۔ کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ انہیں نجی پارکنگ یا تعمیراتی سامان کی ذخیرہ اندوزی کے لیے استعمال کرے۔ جس کے نتیجے میں شہر میں سڑکوں کی دستیاب چوڑائی کم ہو رہی ہے - جس سے ٹریفک میں شدید رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اسکول بسیں اور اسکول کے طلبہ کو لے جانے والی دیگر اسکول گاڑیاں عوامی سڑکوں پر تجاوزات کا سب سے زیادہ نقصان اٹھا رہی ہیں۔ تنگ سڑکیں اسکول بسوں کا سفر مشکل بنا رہی ہیں۔ کئی جگہوں پر اسکول بس ڈرائیوروں کو اپنی گاڑیوں کو آگے لے جانے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ سڑک پر قبضہ کرنے والے افراد اور اسکول بس ڈرائیوروں کے درمیان جھگڑے اور لڑائیاں ہورہی ہیں۔ ہنگامی حالات میں ایمبولینسوں اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کے لیے بھی رکاوٹوں کا خدشہ ہے۔

شکتی پیٹھ ہائی وے کی پیمائش کے خلاف کسانوں کا زبردست احتجاج



ناندیڑ: ۷ارنومبر (نمائندہ) ضلع ناندیڑ کے مدکھیڑ تعلقہ میں شکتی پیٹھ ہائی وے (Shaktipeeth Highway) کے لیے زرعی زمینوں کے حصول کی کسانوں کی جانب سے سخت مخالفت جاری ہے۔ تازہ ترین واقعے میں تعلقہ کے موضع کولی میں زمینوں کی پیمائش کے لیے پہنچنے والے سرکاری افسران اور محکمہ محصول کے اہلکاروں کو مشتعل کسانوں کے زبردست غصے اور احتجاج کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ کسانوں کی شدید نعرے بازی اور مزاحمت کی وجہ سے اہلکاروں کو بغیر پیمائش کیے ہی موقع سے واپس لوٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ کسانوں نے واضح انتباہ دیا ہے کہ اگر انہیں اعتماد میں لیے بغیر زبردستی زمینیں چھین کر یہ شاہراہ تعمیر کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ افسران کو سڑکوں پر پیٹیں گے۔ مشتعل کسانوں کا کہنا ہے کہ یہ زرعی زمینیں ان کا آئینی اور پیدائشی حق ہیں اور وہ کسی بھی قیمت پر اپنی روزی روٹی کا واحد ذریعہ اس شاہراہ کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔ احتجاج کرنے والے ایک کسان رہنما نے افسران کو کھلی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ "اگر آپ کو راستہ بنانا ہی ہے تو محکمہ جنگلات کی زمینوں سے لے جائیں، لیکن ناندیڑ اور ہنگولی اضلاع کے کسانوں کی زرخیز زمینوں سے شکتی پیٹھ شاہراہ گزارنے کی سازش ہرگز نہ کریں۔ اگر اس کے لیے خون کی ندیاں بھی بہانا پڑیں تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے، اگر ہماری زمینیں نہیں بچیں تو ہم آپ کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔" کسانوں کا الزام ہے کہ وہ اب تک نہایت پرامن طریقے سے انتظامیہ کو خطوط اور نوٹسز کے جوابات دے کر اپنا موقف سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن انتظامیہ ان کی گزارشات کو نظرانداز کر کے زبردستی اور دھونس کے ذریعے زمینیں ہڑپنے پر تلی ہوئی ہے۔ کسانوں نے حکومت اور مقامی انتظامیہ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ کسانوں کو یرغمال بنا کر زمینیں چھیننے کا یہ ہتھکنڈہ اب برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کولی گاؤں کے کسانوں نے متفقہ طور پر اعلان کیا ہے کہ اگر آئندہ کوئی بھی سرکاری اہلکار یا افسر اس طرح کی کاروائی کے لیے ان کے کھیتوں کی طرف آیا تو اسے وہیں پکڑ کر زدوکوب کیا جائے گا، اور اس کی تمام تر ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ اس زبردست احتجاج نے شکتی پیٹھ شاہراہ کے منصوبے کے حوالے سے ریاستی حکومت اور کسانوں کے درمیان جاری کشیدگی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔

فائنانس کمپنی کی جبری وصولی سے تنگ آکر ناندیڑ میں ایک اور کسان نے دی اپنی جان



ناندیڑ: ۷ارنومبر (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں نجی فائنانس کمپنیوں اور ساہوکاروں کی جانب سے قرض کی وصولی کے نام پر کسانوں کو ہراساں کرنے کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا ہے۔ مدکھیڑ کے کسان چندرکانت شدے کی فائنانس دفتر میں پراسرار موت کا معاملہ ابھی پورے مہاراشٹر میں زیر بحث تھا کہ امری تعلقہ کے گاؤں بولسا کے قریب ایک اور دلخراش واقعہ پیش آگیا ہے۔ مہندرا اہوم فائنانس کمپنی کے ملازمین کی جانب سے ایک لاکھ روپے کے بقایا قرض کی جبری وصولی اور گھر سیل کرنے کی دھمکیوں سے تنگ آکر 57 سالہ کسان دتا موہن راؤ اماتے (ساکن کنٹھو، تعلقہ امری) نے اتوار کے روز ریلوے ٹریک پر ٹرین کے نیچے کٹ کر اپنی زندگی کا خاتمہ کرلیا۔ اس اندوہناک واقعے نے پورے ناندیڑ ضلع میں سنسنی اور فائنانس کمپنیوں کے خلاف شدید عوامی غم و غصہ پیدا کر دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، دتا اماتے ایک معمولی اور غریب کسان تھے۔ انہوں نے سال 2018 میں اپنے گھر کی تعمیر کے لیے مہندرا اہوم فائنانس کی ناندیڑ برانچ سے ڈیڑھ لاکھ روپے کا قرض لیا تھا۔ اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ وہ باقاعدگی سے قرض کی سالانہ قسطیں ادا کر رہے تھے، لیکن بقایا ایک لاکھ روپے کی وصولی کے لیے فائنانس کمپنی کے اہلکار انہیں مسلسل ہراساں کر رہے تھے۔ 17 اکتوبر کو وصولی کے لیے گھر آئے اہلکاروں کے ساتھ کسان اور ان کے اہل خانہ کی زبردست بحث ہوئی تھی، جس کے بعد کمپنی ملازمین نے الٹا کسان کے خاندان پر ہی گالی گلوچ اور مارپیٹ کا مقدمہ امری پولیس اسٹیشن میں درج کروا دیا تھا۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ مقدمہ درج ہونے کے بعد بھی کمپنی کے لوگ روزانہ گھر آکر پیسے نہ دینے کی صورت میں مکان سیل کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے، جس کے دباؤ اور ذلت کی وجہ سے دتا اماتے 14 نومبر کو گھر سے نکلے اور 15 نومبر کی صبح بولسا ریلوے ٹریک پر ان کی کٹی ہوئی لاش برآمد ہوئی۔ مہلوک کسان کی اہلیہ پاروتی بائی اماتے اور بیٹے شنکر اماتے نے ریلوے پولیس کو دی گئی اپنی شکایت میں واضح طور پر الزام لگایا ہے کہ دتا اماتے نے مہندرا اہوم فائنانس کے ملازمین کے ذہنی دباؤ اور بلیک میلنگ سے تنگ آکر ہی موت کو گلے لگایا ہے۔ اس شکایت کی بنیاد پر ناندیڑ ریلوے پولیس نے مہندرا اہوم فائنانس کے چار ملازمین رام گولواڑ، راجو چورڈیکر، سچن لانڈگے اور اروند جادھو کے خلاف کسان کو خودکشی پر مجبور کرنے کا سنگین مقدمہ درج کرلیا ہے۔ حالیہ دنوں میں نجی فائنانس کمپنیوں کی اس غنڈہ گردی اور کسانوں کی اموات نے ریاستی حکومت اور پولیس انتظامیہ کی کارکردگی پر سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔

سوادھار یوجنا: مستحق طلبہ کے لیے فارم بھرنے کی آخری تاریخ میں 30 نومبر تک توسیع



ناندیڑ: ۷ارنومبر (ورق تازہ نیوز) محکمہ سماجی بہبود کی جانب سے مراعات یافتہ طبقے کے مستحق طلبہ کے لیے چلائی جانے والی 'بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سوادھار یوجنا' کے تحت تعلیمی سال 2026-27 کے لیے آن لائن درخواستیں جمع کرنے کی آخری تاریخ میں 30 نومبر 2026 تک باقاعدہ توسیع کردی گئی ہے۔ اس توسیع سے ان طلبہ کو بڑی راحت ملی ہے جو ابھی تک اپنا نیا فارم جمع نہیں کر پائے تھے یا جن کے فارموں کی تجدید (Renwal) کا عمل باقی تھا۔ ناندیڑ کے سماجی بہبود محکمہ کے اسسٹنٹ کمشنر شیوانند مینکیرے نے درجہ فہرست ذات (Scheduled Caste) کے ان تمام مستحق طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع کا فائدہ اٹھائیں اور مقررہ مدت کے اندر اپنی درخواستیں یا بقایا خامیوں کو دور کرکے مکمل فارم جمع کروادیں۔ یہ اسکیم خصوصی طور پر ان درج فہرست ذات کے مستحق طلبہ کے لیے وضع کی گئی ہے جنہوں نے اپنے امتحانات میں 50 فیصد سے زیادہ نمبرات حاصل کیے ہیں، لیکن انہیں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چلنے والے سرکاری ہاسٹلز (وسطی گرہ) میں داخلہ نہیں مل سکا ہے۔ سوادھار یوجنا کا اطلاق ان طلبہ پر ہوتا ہے جو میونسپل کارپوریشن کی حدود سے پانچ کلومیٹر کے دائرے میں یا میونسپل کونسل، نگر پنچایتوں اور تعلقہ ہیڈکوارٹرز میں واقع کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ محکمہ کے احکامات کے مطابق، طلبہ کو اپنا نیا فارم سرکاری ویب سائٹ پر آن لائن پُر کرنا ہوگا، وہ طلبہ جو اپنی اسکالرشپ کی تجدید (رینول) کروانا چاہتے ہیں، انہیں اپنے پرانے یوزر آئی ڈی اور پاس ورڈ کا استعمال کرکے مطلوبہ دستاویزات کے ساتھ فارم مکمل کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ جن فارموں میں دستاویزات کی کمی کی وجہ سے خامیاں بتائی گئی ہیں، انہیں بھی مقررہ وقت کے اندر درست کرنا لازمی ہے، بصورت دیگر توسیع شدہ مدت ختم ہونے کے بعد تجدید کے فارم قبول نہیں کیے جائیں گے۔ اسسٹنٹ کمشنر شیوانند مینکیرے نے طلبہ کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ وہ آن لائن فارم مکمل کرنے کے بعد اس کی پرنٹ آؤٹ کاپی اور ضروری کاغذات اپنے متعلقہ کالج کے 'ایکول اپرچونٹی سینٹر' میں لازمی طور پر جمع کروائیں۔ اسکیم سے متعلق کسی بھی قسم کی آفیشل معلومات حاصل کرنے یا شکایات کے ازالے کے لیے طلبہ کو محکمہ سماجی بہبود، ناندیڑ کے آفیشل فیس بک اور انسٹاگرام پیج کو فالو کرنے اور محکمے کے آفیشل واٹس ایپ گروپ میں شامل ہونے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ محکمے نے طلبہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ غیر متعلقہ افراد یا گروپس سے معلومات لینے کے بجائے سیدھے محکمہ سماجی بہبود کے اہلکاروں سے رابطہ قائم کریں۔

شکر کارخانوں پر گنے کے وزن میں گھپلے بازی پر قدغن

کسانوں کی شکایات کے لیے 'لیگل میٹرولوجی ڈیپارٹمنٹ' کا خصوصی واٹس ایپ نمبر جاری



ناندیڑ: ۷ارنومبر (ورق تازہ نیوز): گنے کی کٹائی اور پیرائی (Crushing) کے سیزن کا آغاز ہوتے ہی کسانوں کے ذہنوں میں ہمیشہ یہ خدشہ منڈلاتا رہتا ہے کہ شکر کارخانوں کے وزن کانٹوں (ویٹ برج) پر ان کے گنے کا وزن کم دکھا کر ان کے ساتھ مالی دھوکہ دہی کی جائے گی۔ کسانوں کی اسی دیرینہ اور جائز شکایت کا مستقل سدباب کرنے اور انہیں موقع پر ہی انصاف دلانے کے لیے ریاست کے 'لیگل میٹرولوجی ڈیپارٹمنٹ' (محکمہ اوزان و پیمائش) نے ایک بڑا اور انقلابی قدم اٹھایا ہے۔ اب کسان اپنے موبائل فون سے صرف ایک کلک پر کارخانوں کی جانب سے وزن میں کی جانے والی کسی بھی خرد برد کی شکایت سیدھے واٹس ایپ پر درج کرواسکیں گے، جس کی وجہ سے وزن کانٹوں پر گڑبڑ کرنے والے کارخانہ داروں میں سخت کھلبلی مچ گئی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، محکمہ اوزان و پیمائش نے ریاست کے مختلف ڈویژنز کے لیے الگ الگ واٹس ایپ ہیلپ لائن نمبرز جاری کیے ہیں۔ مراٹھواڑہ بشمول ناندیڑ کے کسان چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کے مختص کردہ نمبر پر اپنی شکایت درج کرواسکتے ہیں۔ شکایت درج کرواتے وقت کسانوں کو چند بنیادی معلومات دینا لازمی ہوگا تاکہ انتظامیہ فوری کاروائی کرسکے۔ ان معلومات میں گنے سے لدے ہوئے ٹرک یا ٹریکٹر کا رجسٹریشن نمبر، کارخانے کی جانب سے جاری کردہ وزن کی پرچی (سلپ) کا نمبر، شکایت کنندہ کسان کا پورا نام اور موبائل نمبر شامل ہونا چاہیے۔ اس ڈیجیٹل نظام کی بدولت اب کسانوں کو دفتروں کے چکر کاٹنے کے بجائے گھر بیٹھے یا کارخانے کے گیٹ پر کھڑے ہو کر ہی اپنی شکایت درج کروانے کی سہولت مل گئی ہے۔ چھترپتی سمبھاجی نگر ڈویژن کے لیگل میٹرولوجی کنٹرولر سریش چالے نے کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی قسم کے دباؤ میں آئے بغیر نڈر ہو کر اپنے حق کے لیے آگے آئیں اور بے ضابطگیوں کی شکایات درج کروائیں۔ علاوہ ازیں، شوگر کمشنر کی جانب سے ریاست کے تمام شکر کارخانوں کو سختی سے ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنے وزن کانٹوں کے پاس ان واٹس ایپ نمبرز کو نمایاں طور پر آویزاں کریں تاکہ کسانوں کو آگاہی مل سکے۔ محکمہ نے واضح کیا ہے کہ موصول ہونے والی ہر شکایت کی فوری اور غیر جانبدارانہ جانچ کی جائے گی اور قصوروار پائے جانے والے کارخانوں کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

مہاراشٹر میں تقریباً ۳۴ر ہزار عدالتی ملازمین ہڑتال پر

ممبئی: ۷ارنومبر (ایجنسی): مہاراشٹر اسٹیٹ جوڈیشل ایمپلائز فیڈریشن کی جانب سے منگل سے غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کیے جانے کے بعد ریاست بھر میں عدالتی کارروائیاں بری طرح متاثر ہونے کا امکان ہے۔ ہائی کورٹ کے ملازمین کے برابر تنخواہوں کے پیمانے (پے اسکیل) کا مطالبہ کرتے ہوئے ضلعی اور ماتحت عدالتوں کے تقریباً ۳۴ر ہزار ملازمین اس احتجاج میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس ہڑتال کا اثر سی ایس ٹی میں واقع ایسپلانیڈ میٹروپولیٹن مجسٹریٹ کورٹ میں واضح طور پر دیکھا گیا، جہاں عام طور پر مرکزی تحقیقاتی ایجنسیوں کی جانب سے گرفتار ملزمان کی تحویل (ریمانڈ) حاصل کرنے اور دیگر قانونی کارروائیوں کیلئے مقدمات کا مسلسل تانتا بندھا رہتا ہے۔ عدالت سنسان نظر آئی، جہاں ۳۷ ویں میٹروپولیٹن مجسٹریٹ ڈی ایس گھسیڈ بکر بغیر کسی کارروائی کے ڈائس پر بیٹھے دکھائی دیے، جبکہ وکلا، کمرۂ عدالت میں فارغ بیٹھے انتظار کرتے رہے۔ دریں اثنا، عدالتی عملہ احتجاج میں شرکت کیلئے آزاد میدان میں جمع ہو گیا تھا۔ اگرچہ تکنیکی طور پر میٹروپولیٹن مجسٹریٹ عدالتیں کھلی رہیں گی لیکن عملے کی غیر موجودگی سے روزمرہ کے عدالتی کام کاج متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس میں ممبئی پولیس، کسٹمز، کرائم برانچ، ڈائریکٹوریٹ آف ریونیو انٹیلی جنس (ڈی آر آئی)، ریاستی ایکسائز ڈپارٹمنٹ، سی بی آئی اور چند پولیس اسٹیشنوں کی جانب سے گرفتار کیے گئے ملزمان کی ریمانڈ کارروائیاں بھی شامل ہیں۔

محمد افسر جعفر عباسی صدر مدرس، بھوکر ریاستی سطح کے مثالی معلم ایوارڈ سے سرفراز

پربھنی (سید یوسف) 15 نومبر 2026 بروز اتوار مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن، پربھنی کی جانب سے مولانا آزاد ریسرچ سینٹر، اورنگ آباد میں منعقدہ ایک پروقار تقریب میں شیخ سلیم سارنگ، ریاستی صدر مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے ہاتھوں محمد افسر محمد جعفر عباسی سر صدر مدرس، ضلع پریشد اردو ہائی اسکول بھوکر ضلع ناندیڑ کو ان کے گراں قدر تعلیمی خدمات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ریاستی سطح کے مثالی معلم ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ محمد افسر سر کو ان کے اس ایوارڈ کے ملنے پر معروف سماجی شخصیت محمد محسن اقبال سوشل ورکر، پربھنی کے علاوہ عزیز و اقارب دوست احباب و رشتہ داران نے مبارک باد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

خشک سالی سے متاثرہ کسانوں کی مدد کے لیے راشٹروادی کانگریس کے ارکانِ اسمبلی کی پہل

ایک ماہ کی تنخواہ وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں دیں گے

ممبئی: ۷ارنومبر (پریس ریلیز): مہاراشٹر اسمبلی اور قانون ساز کونسل میں راشٹروادی کانگریس کے ارکان نے ریاست کے خشک سالی سے متاثرہ کسانوں کی مدد کے لیے اپنی ایک ماہ کی تنخواہ وزیر اعلیٰ ریلیف فنڈ میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ منگل کو منترالیہ میں ریاستی کابینہ کے اجلاس کے دوران پارٹی کے ارکان نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو اپنی تنخواہ کی رقم کے چیک حوالے کیے۔ ارکان نے کہا کہ بحران کی گھڑی میں کسانوں کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے رہنا اور انہیں ضروری مدد فراہم کرنا ہی آنجہانی اجیت پوار کی دی ہوئی حقیقی تعلیم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار کے نظریات اور وراثت کو آگے بڑھاتے ہوئے کسانوں کے دکھ درد میں شریک ہونا اور ان کے مسائل حل کرنے میں اپنا تعاون دینا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ راشٹروادی کانگریس کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہمیشہ پابند عہد رہے گی۔ اس موقع پر راشٹروادی کانگریس کی قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار، سینئر رہنما اور وزیر برائے خوراک و شہری رسد چھگن بھجبل، وزیر برائے طبی تعلیم حسن مشرف، وزیر برائے تعاون بابا صاحب پاٹل، وزیر برائے خوراک و ادویات انتظامیہ نرہری جھروال، وزیر راحت دتا تریہ بھرنے اور وزیر برائے خواتین و بہبود اطفال ادیتی تٹکرے سمیت پارٹی کے دیگر ارکان اسمبلی موجود تھے۔







پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604